SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, March 08, 2004

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at six in the evening with Mr. Chairman (Mr. Muhammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

فاذکرونی اذکرکم واشکروالی ولا تکفرون o یایھاالذین امنوا
استعینوا بالصبر والصلٰوۃ - ان اللہ مع الصٰبرین o ولا تقولو لمن
یقتل فی سبیل اللہ اموات- بل احیآء ولٰکن لا تشعرون o
ولنبلونکم بشی من الخوف والجوع و نقص من الاموال
والانفس والثمرٰت و بشرالصٰبرین o الذین اذااصابتہم مصیبۃ قالوا
انا للہ و انا الیہ رٰجعون o اولٰئک علیہم صلوٰت من ربہم و رحمۃ
واولٰئک ھم المھتدون o-

(ترجمہ) تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔ اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔ اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔

(سورۃ بقرۃ آیات ۱۵۲-۱۵۷)

POINT OF ORDER RE: THE MURDER OF ABDULLAH SHAH MURAD MPA.

Mian Raza Rabbani: Point of order.

Mr. Chairman: I think, it relates to the point of order which we have earlier discussed.

Mian Raza Rabbani: Yes, sir.

جناب چیئرمین : Parliamentary meeting میں جو discussion ہوئی تھی اس میں ہم نے چند points of order agree کئے تھے، آپ اسی پر restrict کریں کیوں کہ ہمارے پاس time تھوڑا ہے - You should keep yourself to the point as far as possible.

میاں رضا ربانی : جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ یہ point of order اٹھانے کی آپ نے اجازت دی۔ مجھے غالباً سینیٹ میں کبھی بات کرنی اتنی دشوار نہیں ہوئی اور نہ لگی لیکن عبداللہ مراد صاحب MPA صوبائی اسمبلی سندھ کو جس طرح دہشت گردوں نے بے رحمی سے قتل کیا، اس کے بعد مجھے اپنے خیالات کا اظہار کرنے میں دشواری اس

لئے بھی ہو رہی ہے کہ عبداللہ مراد میرا ذاتی دوست بھی تھا۔ عبداللہ مراد Pakistan Peoples Party کا سچا جیالا بھی تھا اور عبداللہ مراد نے human rights کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر دیا تھا۔ میرا عبداللہ مراد سے ایک اور بھی personal relationship بنتا ہے اور وہ یہ کہ جو 12 MPAs کا Panel تھا اس Panel میں عبداللہ مراد بھی شامل تھے۔ لہذا میرا آج یہاں سینیٹ میں موجود ہونا اس کی مرہون منت ہے۔ لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ آج میں تو اس سینیٹ میں موجود ہوں لیکن وہ اس دنیا میں موجود نہیں۔ وہ اس دنیا میں موجود کیوں نہیں ہے؟ وہ اس دنیا میں موجود اس لیے نہیں ہے کہ اس نے حق اور صداقت کی بات کی۔ وہ اس دنیا میں موجود اس لیے نہیں ہے کہ اس نے اپنی پارٹی سے وفاداری کی بات کی۔ وہ اس دنیا میں موجود اس لیے نہیں ہے کہ اس نے باطل کے سامنے جھکنا کبھی نہیں سیکھا اور اس کی سزا اس کے جسم پر، اس کے چہرے پر گولیوں کی بوچھاڑ سے دی گئی لیکن یہ پیپلز پارٹی کے لیے کوئی نئی بات نہیں۔ پیپلز پارٹی کے کارکنان اور پیپلز پارٹی کی قیادت، یہاں تک کہ پارٹی کے بانی اور چیئرمین شہید ذوالفقار علی بھٹو کو بھی آمریت کی قوتوں نے، دہشت گردوں نے conspiracy کے ذریعے مارا لیکن اس سے ہمارے عزائم اور حوصلے پست نہیں ہوئے۔

آج بھی ہم یہ بات علی الاعلان کہتے ہیں کہ جہاں پر ہم تین دنوں سے عبداللہ مراد کے سوگ میں ہیں وہاں پر جناب! from his grief we have taken strength اور وہ strength اور ہماری جدوجہد جو عبداللہ مراد کی جدوجہد ہے، آمریت کے خلاف human rights کے لیے، اس ملک میں آئین کی پاسداری کے لیے وہ جدوجہد جاری رہے گی اور اسی شدت کے ساتھ جاری رہے گی جس طرح عبداللہ مراد نے اپنا سر کبھی نہیں جھکایا۔

آپ کو یاد ہوگا جناب چیئرمین! کہ اسی House میں کچھ دن پہلے میں نے کراچی کے ایک واقعے کی طرف نشاندہی کی تھی۔ میں نے اس autopsy report کے کچھ حصے بھی پڑھ کر سنائے تھے جس میں دو بچیوں کا قتل ہوا تھا گڈاپ کے علاقے میں اور اس واقعے میں بھی عبداللہ مراد، کیونکہ وہ اس کا حلقہ تھا، پیش پیش تھا۔ شاید وہاں موجود جو قوتیں ہیں، ان کو وہ بات پسند نہیں آئی۔ جناب چیئرمین! عبداللہ مراد کے اس قتل سے یہ بات کھل کر سامنے آگئی ہے کہ سندھ کی صوبائی حکومت مکمل طور پر ناکام ہوچکی ہے۔ سندھ کی صوبائی حکومت مکمل طور پر

شہریوں کے جان و مال کا تحفظ کرنے میں ناکام رہی ہے اور وہ اپنی آئینی ذمہ داری پوری نہیں کر پا رہی۔ یہاں پر اس دن بھی explanations دینے کی کوشش کی گئی لیکن جو لوگ اس وقت صوبائی حکومت میں موجود ہیں، ان پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنی position کو clear کریں۔ ان پر یہ لازم ہے کہ وہ ان چہروں کو بے نقاب کریں جنہوں نے عبداللہ مراد کو اس دہشت گردی سے قتل کیا ہے۔

جناب چیئرمین! عبداللہ مراد کا قتل اس لیے ہوا ہے کہ سندھ میں اس وقت حکومت آپس میں دست و گریبان ہے۔ حکومت آپس میں لڑ رہی ہے اور ان کو کسی قسم کی کوئی فکر نہیں ہے کہ law and order کس side پر جا رہا ہے ۔ ڈکیتیاں ایک بار پھر شروع ہوگئی ہیں۔ آپ بڑی اچھی طرح جانتے ہیں، آپ کا بھی تعلق اسی صوبے سے ہے کہ اب رات کے وقت شہر سے باہر نکلنا ناممکن ہوگیا ہے کیونکہ ڈکیتیاں اور تاوان کی وارداتیں اسی طرح چل رہی ہیں۔

Mr. Chairman: Please stay brief and to the point.

Mian Raza Rabbani: Sir, I am.

صوبائی حکومت کی writ جناب چیئرمین! مکمل طور پر ختم ہوگئی ہے اور میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ جب ہم سندھ میں law and order کی بات کرتے ہیں تو یہ بات صرف سندھ تک محدود نہیں ہے۔ میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا کیونکہ اگر میں زیادہ لمبی بات کروں گا تو پھر اس کے لیے آج کا اور کل کا session بھی ناکافی رہے گا۔ میں صرف جناب چیئرمین! آپ کی توجہ اور آپ کے ذریعے اس House کی توجہ پچھلے دس دنوں کے ------ جناب صرف دو منٹ آپ مجھے دیں۔

جناب چیئرمین: اچھا ٹھیک ہے دو منٹ لیں لیکن وہ تو already discuss ہوچکے ہیں۔ جو specific point ہے اسی پر رہیں۔ مختصر رکھیں۔ دو منٹ میں ختم کریں۔

میاں رضا ربانی: جناب! یہ اسی سے related ہے۔ میں صرف پچھلے دس دنوں کے واقعات آپ کے سامنے رکھتا ہوں پھر اس سے آپ اندازہ لگائیں اور آپ کے توسط سے House میں بیٹھے ہوئے دونوں sides کے ممبران اس بات کا اندازہ لگائیں کہ کیا وفاقی حکومت

یا صوبائی حکومتیں مکمل طور پر اپنی آئینی ذمہ داری پوری کرنے میں ناکام ہوئی ہیں یا نہیں۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے راولپنڈی میں امام بارگاہ کے اندر bomb blast ہوتا ہے ۔ اس کے بعد ملیر میں دو بچیوں کی killing کا واقعہ ہوتا ہے ۔ جناب چیئرمین صاحب! اس کے بعد وانا کا incident ہوا۔

(اس مرحلے پر ایوان میں نماز مغرب کی اذان کی آواز سنائی دی)

جناب چیئرمین: آدھے منٹ میں ختم کریں ۔ کیونکہ پھر نماز کے لئے اجلاس ملتوی کریں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دیکھیں point of order پر تقریر نہیں ہوتی ۔

میاں رضا ربانی: جناب اگر مداخلت نہیں ہوگی تو ۔ I will just complete it in one and a half minute.

جناب چیئرمین: Interference کوئی نہیں ہے آپ کو کافی time ملا ہے ۔ آدھے منٹ میں آپ ختم کریں ۔

(مداخلت)

میاں رضا ربانی: جناب I will take one and a half minute. اور یہ لوگ یہ بات نہ سمجھیں کہ دہشت گردوں کی گولیاں جو ہیں وہ صرف اپوزیشن کے لئے ہیں ۔ بالخصوص جب دہشت گردی عام ہوتی ہے تو وہ کسی بھی طرف مڑ سکتی ہے ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ کو بھی بعد میں وقت دیتا ہوں۔ سن لیں ان کی بات۔

میاں رضا ربانی: یہ لوگ سنیں اور حوصلہ رکھیں کیوں گھبراتے ہیں ؟ چارج شیٹ اگر ان کی حکومت کے خلاف بن رہی ہے تو حوصلہ رکھیں ۔میری بات سنیں اور اس کا جواب دیں ۔

جناب کامل علی آغا: جناب چیئرمین! میں کوئی غیر ضروری بات نہیں کرنا چاہتا ۔ Rules اور procedure کی بات کرتا ہوں ۔

میاں رضا ربانی: rules of procedure کیسے جناب۔ لوگ قتل ہو رہے ہیں ۔ ایک elected member کو قتل کردیا گیا ۔ یہ کون سے rules of procedure کی بات کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: نہیں اس کے لیے آپ کو آپشن ہے۔ ان کی بات صحیح ہے، آپ کو options ہیں to move on that. رضا صاحب، آپ to the point بات کریں۔ ان کی بات صحیح ہے کہ rules کے حساب سے you have to adhere.

جناب کامل علی آغا: Rules and procedure کی ہی بات کرنا چاہتا ہوں----

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب! نماز کا وقت ہو گیا ہے----

(مداخلت)

Mian. Raza Rabbani: Sir, you have given me the floor.

جناب کامل علی آغا: جناب! انہیں بتا دیں کہ کیا point of order پر تقریر کی جا سکتی ہے؟ جناب! اگر facts and figures کی بات ہے تو جناب! پیپلز پارٹی کے دور میں----------

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ کی بات valid ہے، صحیح ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: رضا صاحب، on a point of order you can only be very specific.

میاں رضا ربانی: جناب! یہ لوگ یہاں پر rules and procedure کی بات کر رہے ہیں، کون سے rules and procedures کی یہ بات کر رہے ہیں؟ یہاں پر گولیاں چل رہی ہیں، لوگ قتل ہو رہے ہیں، مارے جا رہے ہیں اور یہ وہاں پر بیٹھ کر بات کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: ان کا point rules کے حساب سے valid ہے، point of order مختصر ہونا چاہیے۔

میاں رضا ربانی: Electoral College یہاں کا ہے' what is he talking?

جناب چیئرمین: Point of order مختصر ہونا چاہیے۔ ان کی rules کی بات صحیح ہے۔ جی ہراج صاحب۔

(مداخلت)

Mian. Raza Rabbani: Sir, you have given me the floor.

(interruption)

Mr. Chairman: To the point of order, later I will give you the floor to finish off, I will give you the floor.

جناب محمد رضا حیات ہراج: جناب! میں honourable Senators کے جذبات کی قدر کرتا ہوں۔ یہ واقعی ایک افسوسناک واقعہ ہے جو کراچی میں ہوا ہے actually sir,

(مداخلت)

میاں رضا ربانی: جناب ہم نے بات ختم نہیں کی' he can talk later.

جناب چیئرمین: وہ بتا رہے ہیں' سن تو لیں۔ ایک منٹ آپ کو بھی موقع دیتا ہوں۔ سن لیں' بات تو ہونے دیں he will be just brief.

جناب محمد رضا حیات ہراج: جناب! میری اگر ابتداء-------

(مداخلت)

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: Sir, let him complete sir, it is beyond us, allow them to complete their submission and I can of course make it sir, afterwards.

جناب چیئرمین: لوگ نماز کے لیے اٹھ رہے ہیں۔ آپ one minute میں کرلیں then we will adjourn for Maghrib prayers.

(interruption)

Mr. Chairman: But then you have to keep the time frame

to the point to this ہے Point of Order specific آپ کو ٹائم کا خیال رکھنا ہو گا۔

incident, that is why we agreed it will be in.

(interruption)

Mian Raza Rabbani: I will complete in one and a half minute.

Mr. Chairman: But it has to be in one and a half minute, one minute, I said half a minute you take a minute there. But to the point on this incident, nothing else because you have other options to move. We will adjourn for Maghrib prayers and meet again at 6.45 p.m. thank you.

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, what time?

Mr. Chairman: 6.45 p.m.

Mian Raza Rabbani: At 6.45 p.m.

[Then the House adjourned for Maghrib prayers]

[The House reassembled after Maghrib prayers at 6-52 p.m.with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.]

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صلی علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔ رضا صاحب! اس کو مختصر رکھیں۔ کیونکہ point of order پر اگر آپ نے چیزیں raise کرنی ہیں تو

there are other systematical procedures to follow, one minute maximum.

Mian Raza Rabbani: I will wind it up. You won't have to

interrupt me again.

جناب چیئرمین صاحب! میں عرض کر رہا تھا کہ یہ صرف سندھ تک محدود نہیں ہے ۔ راولپنڈی کی امام بارگاہ کا واقعہ میں نے آپ کے سامنے عرض کیا اور اس کے بعد میر میں دو بچیوں کے قتل کی بات میں نے آپکے سامنے رکھی۔ وانا کے مسئلے پر بے گناہ لوگ مارے گئے ۔ انہی دس دنوں کے اندر کوئٹہ میں ایک بڑا سانحہ ہوا جس میں پچاس سے زائد لوگ شہید ہوئے ۔ سات تاریخ کو لاہور میں جناب چیئرمین صاحب ! پولیس custody میں ایک صاحب مارے گئے ہیں۔ اسی طرح آج ہی کے اخبارات میں ہے کہ کراچی میں جمشید کوارٹرز میں پولیس فائرنگ سے ایک لڑکا ہلاک ہوا۔ آج ہی کے اخبار میں ہے کہ کراچی میں پولیس فائرنگ سے فیروز آباد کے علاقے میں ایک لڑکا ہلاک ہوا۔ پچھلے دو دنوں سے کرکٹ کے شائقین کے ساتھ کراچی میں کیا ہو رہا ہے۔ تو یہ تمام باتیں میں اس لئے کر رہا ہوں کہ یہ ایک ریاست کے frame of mind کو reflect کرتے ہیں جس میں ایک State terrorism کو perpetuate کیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آخر میں چیئرمین صاحب! میں یہ بات عرض کرنا چاہوں گا کہ نہایت افسوس کی بات یہ ہے کہ جب عبداللہ مراد کے قتل کا واقعہ ہوا تو اس کے بعد کچھ لوگ جذبات میں آ کر، ان میں کون تھے کون نہیں تھے کچھ agents or provacators ہو سکتے ہیں، باہر نکلے اور انہوں نے سڑکیں بلاک کیں۔ بجائے اس کے کہ ان کو سمجھایا جاتا ، بجائے اس کے کہ پیار اور محبت سے ان کے زخموں پر مرہم رکھی جاتی، ان کے اوپر جناب چیئرمین صاحب! پولیس نے لاٹھی چارج کیا، لاٹھی چارج کے ساتھ ساتھ ہوائی فائرنگ کی اور یہ ایک دن نہیں لگاتار دو دن یہ سلسلہ ہوتا رہا ہے۔ اور سونے پہ سہاگہ یہ ہے جناب چیئرمین صاحب ! کہ ایک ممبر صوبائی اسمبلی، ایک elected member کا قتل ہوتا ہے اور آج دن تک، کل رات تک تو مجھے سو فیصد confirm ہے، کہ FIR درج نہیں کی گئی ہے۔ تو جناب چیئرمین صاحب! یہ جو culture of state terrorism ہے اس کو اگر ہم جنم دیں گے تو جیسا میں نے پہلے کہا کہ terrorist کی گولی یہ نہیں دیکھتی کہ آیا یہ ممبر اپوزیشن کا ہے یا یہ ممبر treasury benches کا ہے۔ Terrorist کی گولی صرف یہ ڈھونڈتی ہے کہ مجھے کس کو اپنے راستے سے ہٹانا ہے ۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی غوری صاحب! میں آپ پر آتا ہوں۔ یہ کچھ نام پہلے ہم نے لئے تھے تو ان کے بعد میں آپ کی طرف بھی آتا ہوں۔ اس میں Leader of the House بھی تھے تو we have decided کہ تین چار سپیکرز کے بعد یہاں سے ایک ہی جواب دیں یا زیادہ سے زیادہ دو۔ مختصر to the point کیونکہ point of order ہے You can't target اسی issue پر related رہیں and one minute maximum please.

جناب ثناء اللہ بلوچ: شکریہ جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں عبد اللہ مراد بلوچ کے دن دہاڑے اندوہناک قتل جو ابھی کراچی میں ہوا، کی بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ اور جناب والا! میں آپ کے توسط سے، ایوان بالا کے توسط سے حکومت کو اس کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک سیاسی قتل ہے۔ یہ کوئی قبائلی دشمنی کا شاخسانہ نہیں، کوئی علاقائی دشمنی کا شاخسانہ نہیں، یہ کسی دہشت گردی کا شکار نہیں ہوئے بلکہ عبداللہ مراد بلوچ جیسے جرأت مند، غیرت مند اور باہمت شخص کو حکومت نے اپنے رستے سے ہٹانے کے لئے ریاستی طاقت کا مظاہرہ کیا ہے۔ جناب والا! یہ آج سے نہیں ہو رہا، عبداللہ مراد کے سینے میں پیوستہ ان گولیوں کے اگر نشانات دیکھے جائیں اور اس کے بعد اس تسلسل کو دیکھا جائے تو آپ کے سامنے ہوگا کہ اس ریاست کے اندر حق کی بات کو، سچ کی بات کو، جمہوری بات کو اور آئینی بات کو دبانے کے لئے ہمیشہ حکومت نے ایسے ہتھکنڈے استعمال کئے ہیں۔ یہ کوئی نئی بات اس لئے نہیں ہے کہ آپ ڈیڑھ سال کا پورا track record دیکھ لیں کہ جتنے بھی قتل ہوئے ہیں، جتنے بھی تشدد ہوئے ہیں، جیلوں میں، تھانوں میں، NAB کے اداروں میں، سارے کے سارے اپوزیشن کے خلاف ہوئے ہیں۔ اگر یہ گولیاں اندھی ہوتیں تو جناب والا! یہ گولیاں سرکار کے کسی شخص کے سینے میں بھی پیوست ہو سکتی تھیں۔

جناب چیئرمین: ثناء اللہ صاحب یہ specific عبداللہ مراد صاحب کی بات ہے اگر law and order پر بات کرنی ہے۔ اس کے لئے آپ کے پاس اور procedures موجود ہیں ان کو پھر follow کریں۔ اس وقت آپ specific بات کریں۔ آپ کا time بھی ختم ہو رہا ہے اسے مختصر رکھیں۔

جناب ثناء اللّٰہ بلوچ: جناب ! عبداللہ مراد کے قتل کا میں اس لئے کہنا چاہتا ہوں۔ جناب ! میرا ایک منٹ بھی نہیں ہوا۔ عبداللہ مراد جیسے شخص کے لئے------

جناب چیئرمین: دیکھیں مختصر رکھیں۔

جناب ثناء اللّٰہ بلوچ: جناب! میں بات کر رہا ہوں اور عبداللہ مراد سے related بات کر رہا ہوں۔ جناب والا! وہاں پر ایک بلوچ بچی اور ایک سندھی بچی کو جس طرح پولیس کے ریاستی تشدد کے ذریعے ان کو قتل کیا گیا۔ اس کے بعد عبداللہ مراد جیسے شخص کو جس نے اس پورے علاقے میں عوام کو متحد کر کے، عوام کو اکھٹا کر کے مطالبہ کیا، وہ اس واقعہ کی inquiry چاہتے تھے، FIR درج کرانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ جناب والا! ہم سب اس ملک میں جمہوری مطالبات کر رہے ہیں۔ ہم تو اس بات سے خوف زدہ ہیں کہ آئین کے Article 8 and 9 کے تحت فرد کی سلامتی کی ضمانت دی گئی ہے۔ اگر وفاق پاکستان، حکومت پاکستان، صوبائی حکومتیں چاہے وہ سندھ کی حکومت ہو یا بلوچستان کی حکومت ہو جب وہ شخص یا فرد کی سلامتی کی ضمانت نہیں دے سکتیں، وہ ایک صوبائی اسمبلی کے ممبر کی زندگی کی ضمانت نہیں دے سکتیں تو پھر جناب والا! ہم یہ کیسے سمجھیں کہ یہ حکومت ہمیں تحفظ فراہم کرے گی؟

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، تشریف رکھیں کیونکہ valid point ہے، جس لحاظ سے raise کر رہے ہیں۔ point of order specific to the point ہوتا ہے، اس کے لئے ایک محدود وقت ہوتا ہے۔ آپ نے اگر زیادہ طویل discussion کرنی ہے تو اور procedures آپ کے پاس ہیں۔ اس کو مختصر رکھیں، to the point رکھیں۔ point بالکل valid ہے۔

جناب ثناء اللّٰہ بلوچ: جناب! ہم یہ بات کرنا چاہتے ہیں کہ کوئٹہ کا واقعہ ہوا ہم نے point of order پر یہ issue raise کیا۔ آج تک کوئی administrative changings نہیں آئیں، گورنمنٹ نے اس کو آج تک serious نہیں لیا۔

جناب چیئرمین: اس پر منسٹر صاحب نے بتایا تھا کہ inquiry report آنے دیں۔ اس کے بعد action ہو گا۔ Home Minister نے آپ کو اس بارے میں statement دی

تھی۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب والا! FIR تک درج نہیں ہوئی۔ آج عبداللہ مراد کے قتل کے سلسلے میں یہ ہو رہا ہے۔ جناب والا! پونم کے اس جلسے کے بعد محمود خان اچکزئی اور سردار اختر مینگل کی زندگیوں کو seriously threat کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح کی telephone calls جس طرح کی عبداللہ مراد کو مل رہیں تھیں، قتل کی دھمکیوں کی، اسی طرح کی قتل کی دھمکیاں محمود خان اچکزئی اور سردار اختر مینگل کو مل رہی ہیں۔ جناب والا! ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ عبداللہ مراد کے قتل کے جو بھی اثرات کراچی میں یا پورے پاکستان میں پھیلیں گے اس سے کوئی بری الذمہ نہیں ہو سکتا۔ لہذا یہ حکومت سندھ کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ قتل کی تحقیقات غیر جانبدارانہ کروائے اور ریاستی یا خفیہ ادارے اگر اس میں ملوث ہیں تو ان کو بے نقاب کرے۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں judicial inquiry order کی ہے۔ تشریف رکھیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب! judicial inquiry میں وہ تو اپنے اختیارات اور دائرے سے نکل نہیں سکتے۔

جناب چیئرمین: بلوچ صاحب تشریف رکھیں۔ آپ نے point raise کر دیا ہے۔ اس کے بعد اسحاق ڈار صاحب۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: وہ اپنے اختیارات اور دائرے سے نکل نہیں سکتے۔ ایک independent committee ہونی چاہیے اس پر۔ جناب والا! ہم اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ جناب! آپ سے ہماری گزارش -----

جناب چیئرمین: بلوچ صاحب اب آپ کی بات ہوگئی ہے۔ وہ آپ کو جواب دیں گے۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب! ہماری آپ سے گزارش یہ ہے کہ اگر ہم یہاں پر point of order اٹھاتے ہیں اس پر شاعری تو نہیں کر سکتے، ردیف اور قافیہ میں۔ اپنے درد اور

غم کو، اپنے مداوے کو بیان کرنے کے لیے ہم ایک لفظ ادھر کر دیتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ آپ لوگ point پر رہیں، point پر رہیں۔ جناب والا!

جناب چیئرمین: یہ procedures میں نے نہیں بنائے، اسی House کے بنے ہوئے ہیں۔ اس لئے اگر آپ follow نہیں کریں گے، مجھے تو فرق نہیں پڑے گا۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب! بے شک ہاؤس کے بنے ہوئے ہیں۔ اس ملک میں صرف ایک شخص کی حفاظت کے لئے روزانہ دو کروڑ روپے خرچ ہوتے ہیں-----

جناب چیئرمین: آپ اس کو extend کرنا چاہتے ہیں تو بلوچ صاحب آپ کے لئے اور procedures ہیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب والا! وہ President of Pakistan ہے جو غیر آئینی طور پر elect ہوا ہے، باقی فرد کی سلامتی کے لئے کیا کیا ہے حکومت نے؟

جناب چیئرمین: بلوچ صاحب تشریف رکھیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب والا! سارے لوگ سڑکوں پر، گاڑیوں میں مر رہے ہیں، پنڈی کے اندر، کراچی کے اندر، کوئٹہ کے اندر جناب والا!-----

جناب چیئرمین: بلوچ صاحب تشریف رکھیے اب آپ کا point of order ہو گیا۔ اگر آپ نے اور discussion کرنی ہے then there are other procedures to be followed آپ اس پر move کریں۔ جناب اسحاق ڈار۔

جناب محمد اسحاق ڈار: بہت شکریہ جناب چیئرمین! میں اس تفصیل میں نہیں جاتا جو honourable Senator Raza Rabbani نے اور Senator Sana Baloch نے بیان کی جناب! یہ اسی ہاؤس میں ہم نے دیکھا کہ پچھلے کافی مہینوں سے مختلف قسم کے واقعات ہو رہے ہیں پاکستان میں۔ پنجاب میں بھی، Frontier میں بھی، بلوچستان میں بھی اور اب سندھ میں بھی۔ تو جناب! اس میں میرا خیال ہے partisan approach نہیں ہونی چاہیے ایک provincial parliamentarian کا قتل ہوا ہے اور اس پہ بھی ہم اپنے point score کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیا ہمارا ضمیر اتنا مردہ ہو گیا ہے کہ ایک provincial

parliamentarian جو کہ ہمارا بھائی ہے، اس پر بھی ہم ایک ہو کر بات نہیں کر سکتے وہی کام ہم یہاں کر رہے ہیں جو کہ وہ وہاں سندھ میں کر رہے تھے۔ بڑے افسوس کی بات ہے اور honourable Senator was only asking one and a half minute. We wasted 11 minutes in deliberating whether he should be stopped or he should not be stopped. یہاں پر اس پر کم ازکم ایک ہو کے سوچیں۔ کوئی ایسی بات نہیں۔ Government اپنا view point دے گی۔ لوگ بتا رہے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ گاڑیاں جو چھینی جاتی تھیں ان میں manifold اضافہ ہو چکا ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ جو تاوان کی وارداتیں تھیں وہ بہت بڑھ گئیں ہیں؟ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ سات سو خود کشیاں پچھلے سال میں ہو چکی ہیں ۔ یعنی it's an open secret, it is an open fact اس میں کسی کو میرے خیال میں personal ہونے کی ضرورت نہیں۔ بجائے اس کے Government focus کرے ان چیزوں پر جن کی نشان دہی Opposition کرتی ہے یا treasury benches کرتے ہیں اس پر ایک لائحہ عمل تیار کیا جائے۔

میری گزارش یہ ہے کہ ایک تو جیسا کہ آپ نے ابھی فرمایا، اخبار میں تو کچھ نہیں ہے۔ کوئی judicial enquiry نہیں ، کوئی ابھی تک FIR درج نہیں ہوئی جیسا کہ معزز ممبر نے فرمایا ہے۔ اگر judicial enquiry کے لئے کچھ ہو گیا ہے تو بڑی اچھی بات ہے۔ اس کی report کا وقت مقرر کیا جائے کہ جناب اتنی دیر میں اس کی report public کی جائے گی۔ دس دن ہو چکے ہیں لیکن آپ کو یاد ہے یہاں پر honourable Minister شیر پاؤ صاحب نے undertake کیا تھا کہ جی enquiry ہو رہی ہے اور دس دن میں report پیش کر دی جائے گی، وہ ابھی تک نہیں آئی۔ جناب ان کو direct کریں کہ وہ report لائیں۔

جناب چیئرمین: Report آجائے گی دس دن میں۔

جناب محمد اسحاق ڈار: میں عرض کر رہا ہوں کہ عبداللہ بلوچ صاحب، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے ، ان کو جوار رحمت میں جگہ دے، ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ ظاہر ہے رضا ربانی صاحب کے وہ ووٹر تھے، تو ایک association ہوتی ہے اس میں کسی کو ذاتیات

پہ نہیں آنا چاہیئے، کسی کو یہاں emotional ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے لواحقین جب یہ کارروائی دیکھیں گے کہ ایک طرف ان کے ساتھ اظہار ہمدردی ہو رہی ہے، دوسری طرف ان کو interrupt کیا جا رہا ہے تو جناب یہ اچھی بات نہیں ہے۔

Unfortunately بات یہ ہے کہ Government کے قول اور فعل میں تضاد ہے۔

اب میں ایک چھوٹی سی بات اس میں quickly عرض کرتا ہوں، پھر ختم کروں گا کہ آپ دیکھیں کہ "نوائے وقت" اور 'Nation' کے اشتہارات ہیں، اس پر Information Minister کچھ کہہ رہے ہیں۔ مدینہ منورہ میں انہوں نے کہا کہ بس یہ معاملہ حل ہو جائے گا، اس میں کوئی ذاتیات نہیں ہے۔ کہاں ہے open media policy۔ جمالی صاحب Prime Minister کا کل کا بیان ہے کہ میں نے بند نہیں کئے۔ Sir! اگر جمالی صاحب نے بند نہیں کئے، Information Minister کہہ رہے ہیں کہ اس کا حل ہو جائے گا یعنی It is a curse on the open media policy. Its not open media policy اور میری گزارش یہ ہے کہ Information Minister صاحب کو بھی direct کریں کہ وہ Government کی policy واضح کریں کہ آیا Prime Minister صاحب یہ کہہ رہے تو پھر کس نے بند کئے ہیں؟

Is it some Section Officers or is it Secretary Information who has done it. Prime Minister is the Chief Executive of the country. If he says کہ میں نے بند نہیں کئے تو پھر کس نے بند کئے ہیں، کیوں بند کئے ہیں؟

جناب یہ گزارشات ہیں۔ جو Government Benches ہیں ان کو چاہیئے کہ ذرا تحمل سے بات سنیں۔ اس میں کوئی ذاتیات کا مسئلہ نہیں ہے۔ بہت شکریہ آپ کا۔

جناب چیئرمین: رضا محمد رضا صاحب، مختصر رکھنا ہے آپ نے۔

جناب رضا محمد رضا: سب سے پہلے جناب چیئرمین صاحب! پختون خواہ، پشتون، بلوچ، سندھی، سرائیکی اور پونم جیسی محکوم اقوام کی نمائندگی کی جانب سے عبداللہ مراد کے قتل کی مذمت کرتا ہوں اور سوگوار خاندان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بولنے دیں، بولنے دیں۔

جناب رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! کراچی جس کو ہم Mini Pakistan کہتے ہیں، چھوٹا پاکستان، Military and Civil Bureaucracy نے وہاں پر یزیدیت کی ایسی قوتیں مسلط کی ہیں کہ کراچی آج کل حق کی آواز بلند کرنے والوں کی قتل گاہ بن گیا ہے۔ یہ جو عبداللہ شہید کے قتل کا واقعہ ہے یہ اس ملک میں قتال کا ایک سلسلہ ہے۔ یہی قتل کوئٹہ میں رونما ہوئے ہیں اور جناب! قائد اعظم یونیورسٹی میں ایک جوان قتل ہوا ہے اور ہمارے صوبے کے وزیر اعظم نے پندرہ ہزار روپے خون بہا مقرر کیا ہے۔ یہ چیک ہے پندرہ ہزار روپے خون بہا۔ جس حکومت کا یہ اخلاق ہو، جس وزیر اعظم کا یہ اخلاق ہو جناب چیئرمین! ہمارے صوبے کے وزیر اعظم ہیں۔ جس حکومت میں جناب چیئرمین! عوام کی جان و مال کی حفاظت کرنے کی، جس حکومت کو ہمارے Parliament کے ممبران کی حفاظت کرنے کی صلاحیت نہیں ہے اس کو حکمرانی کا کوئی حق نہیں، کوئی جواز نہیں۔ایسی حکومت کی مذمت کی جائے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: تشریف رکھیئے۔ آپ نے point اپنا دے دیا، تشریف رکھیئے آپ۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please do not interrupt, don't interrupt

بات کرنے دیں۔ آپ کو بھی موقع مل جائے گا۔ interrupt نہ کریں۔

جناب رضا محمد رضا: عبداللہ مراد کا یہ خون بہا ہے ان کی نظروں میں۔ یہ قاتل ہیں جناب۔ ایسے حکمران جو عوام کی جان و مال کی حفاظت نہیں دے سکتے وہ حکمرانی کا حق نہیں رکھتے ہیں۔

Mr. Chairman: To the point

رکھئے۔ agree بھی یہی ہوا تھا۔ to the point رکھیئے۔ اپنا point of order to the point رکھیں۔ عباسی صاحب! مجھے طریقہ پتا ہے۔ اس کے لئے اور وسائل ہیں، points بالکل صحیح raise ہو رہے ہیں۔ اس طرح سارا House out of control ہوگا۔ جو طے ہوا تھا اسی حساب

سے بولیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ To the point بولنے کے لئے طے ہوا تھا۔

(مداخلت)

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ آپ اس کو بولنے نہیں دیتے۔

جناب چیئرمین۔ اچھا، مہربانی، آپ تشریف رکھیے۔

جناب رضا محمد رضا۔ جناب میں عرض کرتا ہوں کہ یہ ایک سلسلہ ہے قاتلوں کا۔ اس کے قاتل پارلیمنٹ لاجز میں رہتے ہیں، sir یونیورسٹی کا student ہے، میں نے call attention کیا، آپ نے kill کیا۔ آپ ہماری اپوزیشن کی motions کے قاتل بنے ہیں۔ وہ حکمران ہمارے سروں کے قاتل بنے ہیں۔ پارلیمنٹ کے ممبران کے قاتل بنے ہیں۔ آپ کہتے ہیں اس پر بولیں نہیں۔

جناب چیئرمین۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے جو آپ چاہیں آکر discuss کرلیں۔ میں ہر وقت حاضر ہوں۔

جناب رضا محمد رضا۔ عوام کے جان و مال کی حفاظت نہ کرنے والوں کو حکمرانی کا حق نہیں جناب۔ سندھ کی صوبائی حکومت کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ یہ اخلاقی جرات نہیں کسی منسٹر کے ہاں بھی۔ کوئٹہ کے 150 شہیدوں کے بعد کوئی منسٹر یہ جرات نہیں کرتا کہ میں استعفیٰ دوں گا۔ استعفیٰ دینے کی کوئی جرات نہیں کرتا۔ جناب! قاتلوں کا ایک سلسلہ ہے، اس پر بولا جائے، پارلیمنٹ میں اس پر بات کی جائے۔ یہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ move کریں، جو procedure ہے اس کو follow کریں۔ آپ نے issue raise کیا ہے۔ میں ہر وقت حاضر ہوں، آئیں، میرے ساتھ discuss کر لیں۔

جناب رضا محمد رضا۔ ہم نے اپنے عوام کے جان و مال کی حفاظت کو یقینی بنانا ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں مہربانی کرکے۔ آپ میرے پاس آ جائیں، آپ کا جو issue ہے وہ discuss کرلیں گے۔ تشریف رکھیئے۔

جناب رضا محمد رضا۔ یہ پندرہ ہزار روپے سنبھالیں، یہ ہمارا خون بہا نہیں، کسی پشتون کا خون بہا پندرہ کروڑ روپے بھی نہیں ہو سکتا، آپ پندرہ ہزار دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین آپ تشریف رکھیں، مسٹر اسلم بلیدی۔ مختصر رکھیئے گا۔

جناب محمد اسلم بلیدی۔ شکریہ جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں اپنی اور اپنی نیشنل پارٹی کی طرف سے عبداللہ بلوچ کے سفاکانہ قتل کی بھرپور مذمت کرتا ہوں اور اس ایوان کے توسط سے حکومت سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ عبداللہ بلوچ کے قاتلوں کو قرار واقعی سزا دی جائے اور ساتھ ساتھ عبداللہ بلوچ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جس نے اس ملک میں آئین اور قانون کی بالادستی اور سماجی انصاف کے لئے جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ یقیناً قابل تحسین ہیں اور میں اپنی طرف سے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب والا! آئین کے مطابق شہریوں کے جان اور مال کی حفاظت کی ذمہ دار حکومت ہوتی ہے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہماری وفاقی اور صوبائی حکومتیں اپنی اس آئینی ذمہ داری کو پورا کرنے میں ناکام ہو چکی ہیں ۔ جناب والا! کوئٹہ میں جب امام بارگاہ کا واقعہ ہوا تھا تو ہم نے دیکھا کہ وہاں پر ایک پولیس آفیسر نے صوبائی ہوم منسٹر کو نکال دیا ۔ اور اب جو واقعہ ہوا کوئٹہ میں، سننے میں آرہا ہے --

جناب چیئرمین، آپ کراچی والے واقعہ کی بات کریں، آپ کا point of order اس پر ہے ۔ اس تک محدود رہیں۔ اس پر بات ہو چکی ہے اور اگر آپ اور discuss کرنا چاہتے ہیں تو آپ کے پاس اور طریقے ہیں۔

جناب محمد اسلم بلیدی۔ جناب! آپ مجھے بولنے دیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ کو بولنے دے رہا ہوں لیکن آپ to the point rules کے حساب سے رکھیں ۔ اس وقت جس بات کی اجازت ہے اس پر بے شک بولیں۔

جناب محمد اسلم بلیدی ۔اس پر میں آرہا ہوں لیکن ابھی سننے میں آرہا ہے کہ وہی پولیس آفیسر کوئٹہ کے اس واقعہ کو جواز بنا کر بلوچستان کے وزیر اعلیٰ کو نکال رہے ہیں ۔ جناب! اگر غیرجمہوری اداروں کی طاقت کا یہ عالم ہو کہ وہ اتنے طاقتور ہیں کہ پہلے ایک منسٹر

کو نکال دیا اور ابھی چیف منسٹر کو نکال رہے ہیں تو یہاں ہم کس سے فریاد کریں۔ اس ملک سے، اس سسٹم سے ہم کیا توقع رکھیں - جناب چیئرمین! میں انہی الفاظ کے ساتھ دوبارہ شہید کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور کراچی میں جو امن و امان کی صورتحال ہے وہ روز بروز بگڑتی جا رہی ہے۔ وہاں پر car snatching ہو رہی ہے، وہاں پر اغوا برائے تاوان ہو رہے ہیں اور اس ایوان کے توسط سے ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت اگر اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ناکام ہو گئی ہے تو یہ بہتر ہے کہ وہ استعفیٰ دے دے۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ جی پروفیسر غفور صاحب۔

پروفیسر غفور احمد: جناب چیئرمین صاحب! عبداللہ مراد بلوچ کا سفاکانہ قتل ہم سب کے لئے انتہائی اندوہناک ہے، اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ اگر اس ملک میں اسمبلیوں کے ممبران کی زندگی بھی محفوظ نہیں ہے اور انہیں دن دیہاڑے بے دردی کے ساتھ جب کہ وہ اپنے office جا رہے ہوں، قتل کر دیا جائے تو آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہاں کس کی زندگی محفوظ ہے؟ عبدا للہ بلوچ کے علاوہ ان کا ڈرائیور بھی قتل کیا گیا۔ وہ غریب شخص، مجھے آپ بتایئے کہ جو ان کا ڈرائیور تھا اس نے کیا خطا کی تھی؟ عبداللہ مراد بلوچ نے کیا خطا کی تھی؟ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ بھی سندھ کے رہنے والے ہیں، آج سندھ کی صورتحال یہ ہے کہ وہاں ہر شخص اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھ رہا ہے۔ حکومت ملک میں امن و امان قائم کرنے میں ناکام ہو گئی ہے۔ آج تک جتنے وہاں قتل ہوئے ہیں، پورے ملک کی بات نہیں کرتا، کراچی میں نامور ہستیوں کا نام بھی نہیں لیتا جن کو سفاکانہ طریقے سے شہید کیا گیا ہے، قاتل نہیں پکڑے گئے، کسی کو سزا نہیں دی گئی۔ اگر حکومت کا یہی طرز عمل رہے گا تو میں متنبہ کرتا ہوں کہ اس ملک کے کسی شہری کی جان، مال، عزت و آبرو محفوظ نہیں۔ اس لئے میں آپ کے توسط سے وفاقی حکومت سے یہ اپیل کرتا ہوں، مطالبہ کرتا ہوں کہ جیسے وفاقی حکومت کے لوگ اور ہمارے خود جنرل مشرف صاحب اکثر وہاں جاتے ہیں اور ہمارے ممبران اسمبلی کو address کرتے ہیں، وہ اور صوبائی حکومت قاتلوں کو پکڑے اور اس کے لئے ایک وقت دیا جائے ورنہ ظاہر بات ہے کہ اس کا بہت بڑا ردعمل ہو گا۔

سید ہدایت اللہ شاہ: جناب چیئرمین! مجھ سے پہلے فاضل ممبران حضرات نے جو امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر بحث کی ہے، اس طریقے سے ضلع مانسہرہ میں بھی ایک police officer مارا گیا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہاں toll tax کا مسئلہ ہے۔ یہ مرکز سے تعلق رکھتا ہے اور کئی دفعہ وہاں کے تاجر حضرات نے، غریب عوام نے احتجاج کیا لیکن مرکز نے کوئی توجہ نہیں دی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہاں کے تاجر حضرات نے اور دیگر لوگوں نے ہڑتال کی اور وہاں ایک police officer مارا گیا۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! یہ Point اس دوران نہیں کیا جا سکتا کیوں کہ وہ ایک recent اور حساس incident تھا، اس وجہ سے اس پر بات کرنے کی اجازت دی گئی۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا آپ میرے ساتھ chamber میں آ کر بات کر لیں۔ یہ بات میں نے گورنر صاحب سے بھی کی ہے، سواتی صاحب نے مجھ سے اس کا ذکر کیا تھا۔ وہ اس معاملے میں دیکھ رہے ہیں۔ اس کا جو procedure ہے اس کے حساب سے آپ چلیں۔ اس کو Provincial Authority بھی دیکھ رہی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب بابر غوری صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب! میں بھی بولنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ نے کہا تھا کہ پروفیسر غفور صاحب بول لیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب والا! آپ کے پاس پروفیسر غفور صاحب آئے تھے۔

جناب چیئرمین: نہیں، میرے پاس پروفیسر غفور صاحب نہیں آئے تھے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب! عرض یہ ہے کہ وہ اپنی جماعت کے ایک senior leader ہیں اگر وہ بات کرنا چاہتے ہیں تو پھر میں کون ہوتا ہوں بولنے والا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے لیکن آپس میں coordination رکھیئے اس طرح تو پھر roster بڑھتا جائے گا، اتنے members ہیں۔ چلیں، مختصر کر لیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: دیکھیں، یہ کیسے ممکن ہے کہ ہر بات آپ سے discuss ہو اور پھر وہی چلے۔

جناب چیئرمین: آپ مختصر کریں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب والا! بات یہ ہے کہ کچھ floor کے بھی dynamics ہوتے ہیں kindly اس کا بھی خیال رکھیں۔

جناب چیئرمین: میں مان رہا ہوں لیکن جلدی بات کیجئے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب! بڑی مہربانی۔ میں کوشش کروں گا کہ میں مختصر ترین بات کروں لیکن اگر آپ تھوڑا سا indulge کریں، تھوڑا سا پیچھے ہو جائیں تو میں بڑی آسانی سے بات کر سکوں گا۔

جناب چیئرمین: اس طرح میں آپ کو بہتر سن سکوں گا۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: نہیں جناب! میں بڑا confident رہوں گا۔ بڑی مہربانی۔ جناب! امن و امان کے حوالے سے بہت سی باتیں گزشتہ کئی دنوں سے ہو رہی ہیں لیکن جناب! یہ اب حقیقت ہے کہ اس وقت ملک total anarchy کا شکار ہے۔ آپ عبداللہ مراد کے واقعہ کو اگر تھوڑی دیر کے لئے ایک طرف رکھ بھی دیں تو اس وقت پورے پاکستان کے اندر ایسی صورتحال ہے کہ جس میں total anarchy ہے، کسی کو معلوم نہیں کہ آج وہ باہر نکلتا ہے تو کل وہ زندہ واپس بھی آتا ہے کہ نہیں آتا جناب! یہ اس وقت ہو رہا ہے جب ایک شخص، جو روز وردی پہن کر آتا ہے اور ہمیں دھمکاتا ہے لیکن کیا وہ ان criminals، ان دہشت گردوں، ان لوگوں کو، جو law and order کے لیے ایک خطرہ بنے ہوئے ہیں، ان کے لیے وہ کچھ نہیں کرسکتا۔ مجھے آج جنرل مشرف یہ آ کر بتائے، he should admit کہ یہ total collapse ہے law and order کا اور وہ فوجی وردی میں ہوتے ہوئے بھی کچھ نہیں کرسکتا۔ کم از کم لوگ تو اس کی طرف نہ دیکھیں۔ کم از کم لوگ تو یہ سمجھ لیں۔ اگر فوجی حکومت کے ہوتے ہوئے بھی عوام کی جان و مال محفوظ نہیں تو پھر کب ہوں گے۔ جناب! مجھے کوئی بتائے----

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ عبداللہ مراد صاحب کی بات پر رہیں۔ یہ معاملہ provincial ہے۔

(مداخلت)

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب! Federal Government کیا مر گئی ہے؟ Has the Federal Government died? میں کیوں صوبائی حکومت کو blame کروں۔

جناب چیئرمین: اچھا ٹھیک ہے۔ آپ بتائیں لیکن to the point رہیں۔ دیکھیں، آپ repeat ہی کر رہے ہیں۔ جو پہلے کہہ چکے ہیں اسی کو آپ repeat کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: میرا ایک point یہ ہے کہ ایک provincial legislature کا آدمی، اس کا ممبر جو ہمارا electoral college ہے۔ Provincial Assembly of Sindh has elected you. Provincial Assembly of Sindh has elected all the members from Sindh. جس legislature نے ہمیں elect کیا، ہم اس کے لیے بات بھی نہ کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دیکھیں آپ نے بات کر لی، آپ کے ساتھیوں نے بھی بات کر لی۔ آپ تشریف رکھیے۔ آپ نے اگر general discussion کرنی ہے تو اس کے اور طریقے ہیں، اس حساب سے بات کریں۔ آپ تشریف رکھیے۔ جناب بابر غوری۔

(مداخلت)

جناب بابر خان غوری: شکریہ۔ جناب چیئرمین! یہ ایک بہت افسوسناک واقعہ ہوا، عبداللہ مراد جو MPA تھے سندھ میں اور میرے بہت اچھے دوست تھے، بہت اچھے انسان تھے، اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمائے۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہوا ہے کہ اس پر پورا کراچی سوگوار ہے اور ہمارے جو بھائی ہیں ان کے جذبات ہیں، جب ایک ساتھی جاتا ہے تو اس کا ہمیں احساس ہے کیونکہ ہم نے بھی ہزاروں ساتھیوں کو کندھا دیا ہے۔ ہمیں احساس ہے کہ جب شہادت ہوتی ہے تو کیا احساسات ہوتے ہیں۔

ابھی بہت اچھی بات کی رضا ربانی صاحب نے کہ جب ان کا جنازہ جا رہا تھا تدفین کے لیے تو اس میں کچھ شر پسند agents آ گئے تھے، جنہوں نے ہنگامہ آرائی کی۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ سازش کون کر رہا ہے؟ یہ سازش کس نے کی؟ کراچی میں بھارت کے ساتھ ایک کرکٹ میچ ہونے والا ہے۔ ملک میں اس وقت جو صورتحال ہے، ہم لوگ financially

بہتری کی طرف جا رہے ہیں ،معیشت کو جو استحکام مل رہا ہے، اس کو تباہ کرنے کی کوئی ایسی سازش تو نہیں ہے۔ موجودہ حکومت کے استحکام کو تباہ کرنے کی کیا یہ کوئی سازش تو نہیں ہے۔ سازش کون کر رہا ہے؟ عبداللہ مراد، جس کے لیے آج ہم یہاں کھڑے ہوئے ہیں، اس کی بات کریں تاکہ اس کے گھر والوں کو یہ احساس ہو کہ میرے بھائی نے یا بیٹے نے جن کو ووٹ دیا تھا، انہوں نے آج اس کے لیے تعزیت کی بات کی۔ اگر ہم اس کو کوئی سیاسی رنگ دیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہوگا۔ جہاں تک شہادت کی بات ہے تو میں سمجھتا ہوں بلوچستان میں، opposition کے لوگ جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، انہی کی حکومت ہے اور وہاں اتنا بڑا واقعہ ہوگیا۔ یہ واقعات جو دہشت گردی کے ہو رہے ہیں، خود صدر صاحب پر حملے ہوئے، آپ نے دیکھا۔ مقصد یہ ہے کہ یہ سازشیں تو پوری دنیا میں اس وقت چل رہی ہیں۔ اس کی لپیٹ میں پاکستان کو بھی لانے کی کوشش کی جا رہی ہے ہم اپنی حکمت عملی سے کوشش کر رہے ہیں کہ اس چیز کو روکا جائے اور اس کے لیے ہم کام کر سکتے ہیں۔ عبداللہ مراد کا murder اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ یہ بہت بڑی سازش کی گئی ہے اور ایسے وقت پر کی گئی ہے جب چند دن بعد وہاں پر کرکٹ میچ ہونے والا ہے۔

جہاں تک میرے ساتھیوں نے کہا کہ FIR نہیں کٹی تو میں ان کے علم میں لاؤں کیونکہ وہ میرے بھی دوست تھے تو میں بھی personally گورنر کے پاس گیا، وہاں میٹنگ ہو رہی تھی، وہاں پر اس وقت FIR کی کاپی آئی تھی۔ FIR کٹ چکی ہے۔ ہائی کورٹ کے جج کو عدالتی تحقیقات کے لیے مقرر کیا جا چکا ہے اور سندھ حکومت کی طرف سے انعام رکھا گیا ہے کہ جو بھی قاتلوں کی نشاندہی کرے گا اس کے لیے دس لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ حالانکہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی لیکن کم از کم حکومت کی جو efforts ہیں، میں سمجھتا ہوں ان پر شک نہ کیا جائے۔ آپ نے دیکھا ماضی میں یہ تک ہوا ہے کہ ہماری جو ملک کی وزیر اعظم تھیں ان کے بھائی کا murder ہوا لیکن قاتل آج تک نہیں پکڑے گئے اس وقت بھی پتا نہیں چلا کہ کون تھے ۔یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو مختلف قسم کے ایجنٹ ہوتے ہیں جو پاکستان کے اندر بدامنی پھیلانے کے لئے اس قسم کی وارداتیں کرتے ہیں ۔ہمیں یہ کرنا چاہیے کہ ہم لوگ آپس میں مل کر ان قاتلوں کو ڈھونڈیں کہ یہ کون لوگ ہیں اگر آپ کو کوئی شکایت ہے تو میں بھی

بالکل آپ کے غم میں شریک ہوں بلکہ میں خود اس غم میں شامل ہوں۔ اگر ہم ایک دوسرے سے مل کر ان تک پہنچ سکتے ہیں جو پاکستان کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں یہ زیادہ بہتر ہو گا۔ اس سے ہم ایسے مزید واقعات کی روک تھام کرسکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، تشریف رکھیے۔ Mr. Nisar Memon. فاتحہ آخر میں کرتے ہیں جو دوست بولنا چاہتے ہیں وہ بول لیں۔ جی نثار میمن صاحب.Please keep it brief

جناب نثار احمد میمن: جناب چیئرمین! آج ہم یہاں چاہے Treasury Benches سے ہوں یا Opposition سے ہوں ہم ایک ساتھ ہو کر عبداللہ مراد بلوچ کے قتل پر غم و غصہ کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ قتل جو کیا گیا ہے یہ ان لوگوں کا کام ہے جنہوں نے پاکستان کو کمزور کرنے کی کوششیں جاری رکھی ہوئی ہیں۔ چونکہ یہ قتل کراچی میں ہوا ہے اور میں بھی کراچی سے تعلق رکھتا ہوں مجھے اس کا زیادہ افسوس ہوا ہے مگر میں اپنے دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس قتل کو خدا کے واسطے متنازعہ نہ بنائیں۔ یہ قتل ہمارے ایک بھائی کا ہوا ہے، Assembly Member کا ہوا ہے۔ ایک سیاسی رکن کا قتل ہوا ہے۔ ہمیں اس کو اس انداز میں نہیں دیکھنا چاہیے۔ حکومت سندھ یا حکومت پاکستان اب تک جو بھی کارروائی کر چکی ہے ہمیں ان کا ساتھ دینا چاہیے تاکہ ہم ان لوگوں کو بے نقاب کرسکیں جو پاکستان کو کمزور کرنا چاہتے ہیں اور میں یہ بھی کہوں گا کہ پاکستان میں جو جمہوری عمل شروع ہو چکا ہے اس کو کمزور کرنے کی یہ کارروائی ہے۔ میں ان الفاظ کے ساتھ گزارش کروں گا اور میں یہ کہوں گا کہ اتنی دیر سے ہم باتیں کررہے ہیں۔ آئیے سب مل کر عبداللہ مراد بلوچ کے لئے فاتحہ خوانی کریں۔ کیونکہ یہ ہم سب کا سانحہ ہے، یہ ہم سب کا غم ہے اور ہم سب آپ کے ساتھ ہیں اور خاص طور پر ان دوستوں کے ساتھ جو کہ پیپلزپارٹی کے ہیں چونکہ ہم کسی بھی قتل کو تشدد سمجھتے ہیں اور اس کو ہم condmen کرتے ہیں اس میں ہم یہ نہیں دیکھتے کہ اس پارٹی کا ہے یا اس پارٹی کا ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جو دوست بولنا چاہتے ہیں بولیں پھر فاتحہ پڑھیں گے۔ نصیر مینگل صاحب۔

میر محمد نصیر مینگل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین ! عبداللہ مراد بلوچ کی اس ناگہانی شہادت پر ہم سب کو افسوس ہے ۔ جیسے نثار میمن صاحب نے کہا ہے کہ یہ حکومت بلکہ state کے خلاف ایک سازش لگ رہی ہے کہ اس قسم کے واقعات کوئٹہ میں ہوئے ، صدر صاحب پر حملے ہوئے ، باقی ہوتے رہتے ہیں اس میں ، میں اپنے اپوزیشن کے بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ وہ اور ہم سب مل کر بلکہ عوام سے بھی گزارش کروں گا کہ حکومت وقت کے ساتھ تعاون کریں اور ایسی چیزوں کی نشاندہی کریں جہاں بھی پتا چلے تاکہ ایسی باتوں کا تدارک ہو سکے ۔اور ساتھ اس کے لئے یکجہتی کا اظہار کریں اور جو بھی اس میں ملوث ہو ، جس قسم کی بڑی شخصیت یا پارٹی یا کوئی اشخاص ہوں تو ان کو spare نہ کیا جائے اور بسا اوقات جب حکومت ہاتھ ڈالتی ہے تو حکومت پر تنقید ہوتی ہے کہ حکومت نے یہ کیا ۔ یہ ایک خوش آئند چیز ہے کہ ہمیں یکجہتی کا اظہار کرنا چاہیے اور ساتھ ہی آپ کے نوٹس میں ایک اور مسئلہ بھی لانا چاہتا ہوں کہ PIA کے متعلق ابھی ہم water resource کی بات کرتے تھے ۔

جناب چیئرمین: مینگل صاحب ابھی ہم اور point discuss کر رہے ہیں ۔ مہربانی کرکے کوئی نئی بات نہ کریں۔

میر محمد نصیر مینگل: جناب چیئرمین ! یہ بات ممبران کے لئے ہے اور پھر آپ کا کورم بھی پورا نہیں ہوتا ہے ۔ ممبران ہمارے ساتھ تعاون نہیں کرتے ۔ یہ میرا confirm ticket ہے ۔ چار گھنٹے بٹھا کر عین وقت پر کہتے ہیں کہ flight cancel ہو گئی ہے ۔ alternate arrangement Government of Balochistan کا تھا جس کی وجہ سے میں پہنچ سکا ۔ وزیر دفاع کے سامنے پی آئی اے جوابدہ نہیں ہے کسی اور کے سامنے نہیں ہے ۔ خدا را! آپ اس کے لئے کوئی راستہ نکالیں تاکہ وہ کسی کے سامنے جوابدہ ہو۔ ہمیں دس فون آتے ہیں کہ immediately پہنچیں ضروری meeting attend کرنی ہے ۔ وہاں سے ہماری seat confirm ہے موسم بھی خراب نہیں ہے ۔اس کے باوجود بھی flight cancel ہوتی ہے تو ہمیں اس کا کوئی تدارک کرنا چاہیے ۔

جناب چیئرمین: آپ مہربانی کر کے Defence Minister سے بات کریں ۔ رضا

حیات ہراج ۔ مہیم صاحب تشریف رکھیں ۔ اب اور کوئی نہیں جو پہلے نام تھے ان ہی کے حساب سے ہم چل رہے ہیں ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: رضا ہراج صاحب کو آپ سن لیں۔

میاں رضا ربانی: جناب! معذرت کے ساتھ، آپ نے Chamber میں یہ بات کہی تھی کہ you are in touch with the Interior Minister

Mr. Chairman: Yes, he had said that he will try to come here. Let us hear Mr. Hiraj, he may convey the situation, he may convey the position......

(interruption)

جناب چیئرمین: سن تو لیں، ذرا سن لیں۔ بیدی صاحب! تشریف رکھیے، اب کوئی اور points of order نہیں ہیں بس ہراج صاحب کافی ہیں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, where is the Interior Minister?

Mr. Chairman: Mr. Hiraj.

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: Sir,.......

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب! ......Interior Minister

جناب چیئرمین: آپ سن لیں، وہ آپ کو بتا دیں گے۔ Parliamentary Affairs کے Minister ہیں، سن لیں۔

میاں رضا ربانی: جناب! نہیں، نہیں۔ آپ نے بات کی تھی----------

جناب چیئرمین: رضا صاحب: میں نے کہا تھا he will try to come, سن لیں، آپ تشریف رکھیئے۔ رضا صاحب تشریف رکھیئے۔

میاں رضا ربانی: نہیں جناب! he should be here. اس طرح نہیں ہے۔ No sir,

the Interior Minister should come. جناب ! جب تک Interior Minister, House میں نہیں آئے گا یہ بات مکمل نہیں ہو گی۔ اتنا اہم واقعہ ہے، ایک Provincial Legislator قتل ہوا ہے اور Interior Minister نہیں آ رہے--------

جناب چیئرمین : رضا صاحب ! تشریف رکھیئے ۔ Just hear him, he is Parliamentary Affairs Minister.

(مداخلت)

میاں رضا ربانی: آپ یہاں پر Interior Minister کو بلائیں۔

(مداخلت)

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: It is nothing but a point scoring sir, nothing more nothing less....... ....

Mian Raza Rabbani: Where is the Interior Minister?

آپ یہاں پر Interior Minister کو بلائیں۔

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: He could have the patience to listen to this statement sir, I have to make.

(مداخلت)

جناب محمد رضا حیات ہراج: جناب! یہ اور کچھ نہیں ہے صرف point scoring ہے۔ ان کو مرنے والے کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: دیکھیے this is no way to conduct the House.

(مداخلت)

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: Sir, I have to make the statement. Sir, this is no way.

Mr. Chairman: Mr. Raza, please keep quiet.....

(interruption)

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: Sir, this is no way to run the House. Sir, this is nothing more, nothing less but this is an aspect of the political point scoring which they want to make sir. They have got no sympathy, neither any sympathy nor any apathy for the family of the deceased sir.

(اس موقع پر اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی)

جناب! یہ صرف اور صرف political point scoring کرنا چاہتے ہیں اور کچھ نہیں۔ جناب! میری گزارش یہ ہے کہ اگر ان کو ہمدردی ہوتو میں جو بات آج کرنے والا تھا، ان کو سننی چاہیے تھی لیکن ان میں ہمت نہیں، اخلاقیات نہیں۔ جناب! یہ کبھی سچی بات نہیں سنیں گے۔ یہ حقیقت ہے کہ parliamentarians کی ایک برادری ہوتی ہے۔ جناب! ہمیں بھی اس بات کا افسوس ہے، ہم بھی parliamentarian ہیں، آج ہمارے ایک بھائی کا قتل ہوا ہے، we are really concerned sir. Government of Sindh has taken an action. The Prime Minister has personally spoke to the government اور اس میں Governor Sindh and Chief Minister Sindh, both jointly sir, on the desire of the Leader of the Opposition Party in Sindh, ان کے کہنے پر، ان کی خواہش کے مطابق have ordered judicial enquiry - آج یہ بات کرتے ہیں we want to listen to the Interior Minister, of course, Interior Minister will come in this august House and he will make a statement but when the report of the judicial enquiry is completed sir.

دوسری گزارش یہ ہے کہ جناب! آج National Assembly میں عبداللہ مراد صاحب (مرحوم) کے قتل پر، ہم نے خود، Government Benches نے ان کے لیے فاتحہ خوانی کی۔ ہم لوگ بھی ان کی family کے لیے دعا گو ہیں۔ ہم لوگوں کو بھی درد ہے، ہمیں بھی ہمدردی ہے لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ یہ فقط اپنے ناموں کو کل کے اخبارات کی زینت بنانے کا

ایک طریقہ ہے۔ کسی کے گھر قتل ہو گیا ہے اور یہ آج اپنی سیاست چمکانے کے لیے walk out کر گئے ہیں۔ جناب! کیا یہ سیاست ہے؟ کیا یہ parliamentarians کا کردار ہے یا یہ قدریں ہیں ہم parliamentarians کی؟ Is this the way sir, we entered the 21st century with this dress and vision sir, کہ on the death of one person we try and make ourselves political heroes of the Nation.

جناب! میری تیسری گزارش ہے کہ یہ جو Law and Order کی بات کرتے ہیں، مجھے آج اس بات پر افسوس ہوا، ملک کے اندر جتنی terrorist activities ہو رہی ہیں، Government کی top most priority is to address those issues and sir, too much to the dismay of this august House sir, آج جو Law and Order کی بات کررہے ہیں، جو آج یہاں کھڑے ہو کر issues raise کررہے ہیں وہی لوگ صوبائی حکومتوں میں برسراقتدار ہیں۔ ان کی اپنی حکومتیں ہیں اور وہ لوگ وہاں سے پاکستان کے لیے perpetrate کرتے ہیں۔ میں آج ایک categorical statement دیتا ہوں کہ جو ملک کے اندر دہشت گردی کرتا ہے وہ ملک کا غدار ہے اور جو اس کو support کرتا ہے وہ بھی غدار ہے۔

آخری بات جناب! مجھے یہ سن کر افسوس ہوا، آج یہ اخلاقیات کی بات کرتے ہیں، آج یہ شرم کی بات کرتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں جو وزیراعظم میرظفراللہ خان جمالی کے اخلاق پر، کردار پر انگلی اٹھاتا ہے وہ نہ صرف عقل کا اندھا ہے بلکہ آنکھوں کا بھی اندھا ہے۔ اس شخص کو اتنی تمیز ہونی چاہیے کہ وزیر اعظم پاکستان جیسا شریف النفس انسان ہماری تاریخ میں کوئی نہیں ملتا۔ جناب! میں ایک اور بات----

(ڈیسک بجائے گئے)

I think I have this prerogative sir, If you allow me to say so, we were the part of the government in 1993-96, sir, the then Prime Minister, ان کے سگے بھائی کو When the Prime Minister was there, he was murdered and assassinated کیا اس وقت لاء اینڈ آرڈر نہیں ہوا تھا؟ کیا اس وقت کی گورنمنٹ نے resign

کیا تھا۔ کسی نے resign نہیں کیا۔ کسی نے اس وقت اس کو condemn نہیں کیا۔ لیکن افسوس یہ ہوتا ہے کہ آج وہ لوگ بات کرتے ہیں جن کے اپنے گریبان میں جھانکنے کے لئے، نہ آنکھیں ہیں، نہ نگاہ ہے نہ فراست ہے۔ شکریہ جناب۔

Mr. Chairman : Mr Wasim, would you like to ....

Mr. Wasim Sajjad : I think you should call him and may be he would come on and make a speech.

Mr. Chairman: I think why don't you go?

جناب وسیم سجاد : آپ بلائیں تو سہی۔

Mr. Chairman : How do I call him?

آپ جائیں میری طرف سے۔

جناب وسیم سجاد : آپ ان کا نام پکاریں۔ میرا خیال ہے وہ آجائیں گے۔

Mr. Chairman : Mr. Raza Rabbani. Yes, Gulshan Sahiba.

مسز گلشن سعید : جناب چیئرمین ! آج یہ خبر ہے کہ مختلف سیاسی جماعتوں نے اپنی عورتوں کو بلدیاتی الیکشن میں حصہ لینے سے منع کردیا ہے اور ان کو حصہ لینے نہیں دے رہے ۔ ان جماعتوں میں جماعت اسلامی ، مسلم لیگ (ن) ، اے این پی اور پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمینٹیرین والے ہیں ۔

جناب والا! ساری عورتوں کو یہ message جانا چاہیے کہ ہماری حکومت نے 50% آبادی کو موقع دیا ہے کہ وہ آکر پارلیمنٹ میں بیٹھیں اور grass root level کا راستہ اختیار کریں ۔ یہ ان کو منع کر رہے ہیں ۔ میرا خیال ہے آپ کو جناب وزیراعظم اور وزیراعلیٰ سرحد سے بات کرنی چاہیے کہ وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ اس کا سختی سے نوٹس لینا چاہیے ۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین : جی مہیم خان بلوچ صاحب جب تک اپوزیشن آتی ہے تو آپ مختصراً بات کرلیں ۔

جناب مہیم خان بلوچ : جناب چیئرمین! شکریہ جناب ! میرے خیال میں ہمارے

اپوزیشن کے دوست جذبات و احساسات کے حوالے سے یقینی طور پر بائیکاٹ کر چکے ہیں - ہر ایک کا اور ہر سیاسی پارٹی اور پارلیمانی گروپ کا اپنا اپنا ایک سیاسی موقف ہوتا ہے اور اسے جس طرح چاہے، اس کا حق ہے، وہ اس کو استعمال کرسکتا ہے - لہذا ہمیں حکومت کی طرف سے اشتعال میں نہیں آنا چاہیے کہ ہم کسی کے بارے منفی باتیں کریں - بلکہ ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم آہنگی اور افہام وتفہیم پیدا ہو - جہاں تک عبداللہ مراد کے سفاکانہ قتل کا تعلق ہے اس پر جتنا افسوس کیا جائے وہ کم ہے - وہ محب وطن شہری ، سیاسی کارکن اور ایک منتخب ایم پی اے تھے - ظاہر بات ہے اگر ہم کہیں یا نہ کہیں لیکن ماضی اورحال کی ایک مرکزی پارٹی سے تعلق رکھتے تھے - ہماری کوشش ہو کہ ہم یہاں سے مرکزی اور صوبائی حکومت کو ہدایات جاری کریں کہ اس قدر بے باکی اور جبر سے جس کسی نے ان کا قتل کیا ان کو گرفتار کیا جائے اور سخت سے سخت سزا دی جائے - اگر اس معاملے میں حکومت کامیابی حاصل نہیں کرتی تو عوام مایوسی اور محرومی کا شکار ہو جائے گی -

جناب چیئرمین: شکریہ، تشریف رکھیں -

جناب وسیم سجاد: فاتحہ پڑھ لیں -

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ وہ واپس آ جائیں تو سب اکٹھے دعا کرتے -

جناب وسیم سجاد: جناب والا! میں اور میرے ساتھی گئے تھے تو رضا ربانی صاحب اور دیگر سب ساتھیوں سے request کی کہ آپ سب واپس House میں آ جائیں - تو انہوں نے کہا کہ جب تک Interior Minister نہیں آئیں گے ہم واپس نہیں آتے -

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ بیان تو انہوں نے دے دیا ہے اور کہا ہے کہ جب انکوائری رپورٹ آئے گی تو وہ بتائیں گے -

جناب وسیم سجاد: میرے خیال میں انہوں نے حکومت کی طرف سے بیان دے دیا ہے - اور قواعد میں یہ نہیں لکھا ہوا کہ ضرور وزیر داخلہ ہی بیان دیں گے - حکومت نے اپنی طرف سے بیان دیا ہے اور ہمیں بہت دکھ اور افسوس ہے

It is very tragic incident. We all share the anguish and the pain of our

colleagues, and the Sindh Government has already taken steps. They have appointed a judicial inquiry and I think as Mr. Babar Ghori rightly pointed out, the efforts should be to trace the culprits and this kind of terrorism is to be condemned in the storngest possible terms. I agree with my friend Mr. Raza Rabbani. the terrorism sees no parties or politics or people They just kill, and it is this which we have to fight against. This is the biggest threat to Pakistan today and we are united on this. So, I think there is not .....

Mr. Chairman : Try once again, if they come. We can all pray togather.

جناب وسیم سجاد : نہیں، انہوں نے بڑا categorically مجھے کہا ہے۔

FATEHA

جناب چیئرمین : اچھا چلیں پھر فاتحہ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر فاتحہ پڑھی گئی)

جناب چیئرمین : جی تھہیم صاحب۔

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم : جناب چیئرمین! عبداللہ مراد صاحب کا جو قتل ہے۔اس کے غم میں ہم سارے شریک ہیں اور سب کو دکھ ہے۔ ایک نوجوان آدمی اس طرح شہر کے درمیان میں قتل ہوگیا۔ دعا بھی کر لی۔ مجھے دکھ دو چیزوں کا ہوتا ہے۔ ہمارے Leader of the House coalition partners کے ساتھ جو فیصلے آپ chamber میں کرتے ہیں، confidence میں نہیں لیتے۔ colleague صرف چار آدمی ہیں!۔

جناب چیئرمین : تھہیم صاحب! وہاں بیٹھ کر بات کرلیں گے کیونکہ سب لیڈروں کو ہم بلاتے ہیں۔

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم : نہیں جی، میں عرض کروں۔ دوسری

بات یہ ہے کہ بار بار ہم کہتے ہیں کہ کمیٹیاں بنائیں۔ ہماری demand پر کمیٹی ہوتی ہے۔ یہ کوئی نہیں کہہ رہا ہے کہ investigation صحیح ہو، قاتل پکڑے جائیں۔ جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں۔ حمود الرحمان کمیشن بنا۔ کہاں ہے رپورٹ؟ جسٹس منیر کا لاہور میں قتل ہوا۔ judicial committee بنی۔ کہاں ہے رپورٹ؟ ابھی تک چالان بھی نہیں ہوا۔ جسٹس نظام صاحب کا کراچی میں قتل ہوا، judicial inquiry کے order کر دیئے گئے۔ دو بچیاں مریں ان کی judicial inquiry مقرر ہوئی۔ یہ کوئی نہیں کہتا۔ مرتضیٰ بھٹو صاحب کی کمیٹی کو ایک جسٹس صاحب head کر رہا تھا، اس کمیٹی کی رپورٹ نہیں ہے۔ یہ کمیٹی جب ہم بناتے ہیں تو اس بات کو دفن کرنا چاہتے ہیں۔ investigation عین فرض ہوتی ہے۔ میں بار بار یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ کمیٹی کو چھوڑ دیں۔ authorities کو کہیں کہ investigation کرکے culprits کو پکڑیں اور ان کو سزا دی جائے۔ یہی مقصد ہے۔ سزا تو کسی کو نہیں دی جاتی۔ آپ history دیکھیں۔ شیعہ سنی جھگڑا ہو جاتا ہے تو کمیٹی بناؤ۔ حکومت کا اتنا خرچا کرو۔ حکومت والے بتائیں یا اپوزیشن والے بتائیں کہ کسی کمیٹی کی رپورٹ آئی کسی کمیٹی کی رپورٹ پر action ہوا ہے۔ ابھی اس میں ہمیں investigation کرنا چاہیئے تاکہ culprits پکڑے جائیں۔ پکڑیں اور کیفر کردار تک پہنچائیں۔ ہر انسان قیمتی ہے اور یہ تو MPA تھا۔ قتل ہر انسان کا بری بات ہے۔ میری پارٹی کی طرف سے یہ عرض ہے کہ investigation complete ہو تاکہ real culprits پکڑے جائیں۔ that is all sir.

Mr. Chairman: We move on to Orders of the Day. Leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین، جناب محمد اکرم بعض کاروباری مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۵ مارچ کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر خالد رانجھا ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۵ مارچ کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: پروفیسر ڈاکٹر محمد ساعد ناسازی طبیعت کی بناء پر مورخہ ۲۹ فروری اور ۳ مارچ کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: پروفیسر محمد سعید صدیقی بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر مورخہ ۲۹ فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۳ مارچ کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب امان اللہ کنرانی ذاتی وجوہات کی بناء پر مورخہ ۲۹ فروری تا ۵ مارچ اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

BILL INTRODUCED

Mr. Chairman: Mr. Shaukat Aziz, Minister for Finance and Revenue to move item No. 2.

Mr. Shaukat Aziz: Mr. Chairman! I beg to introduce a Bill further to amend the Corporate and Industrial Restructuring Corporation Ordinance, 2000 [The Corporate and Industrial Restructuring Corporation (Amendment) Bill, 2004]

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned to be constituted in due course.

Mr. Shaukat Aziz: Thank you.

Mr. Chairman: We may resume for the discussion on the motion moved by Mr. Wasim Sajjad, Leader of the House on behalf of Minister Incharge of Parliamentary Affairs, on 20th February, 2004 on the address of the President to joint session of the Parliament. First speaker for today is Mr. Kamran Murtaza.

جناب محمد اکرم : جناب چیئرمین! یہ Mobile Phones بج رہے ہیں اور ان کو بند کرنے کی تکلیف بھی نہیں کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: موبائل فون بالکل بند ہونے چاہیں۔ مسز فوزیہ فخر الزمان۔

(اس موقع پر میر ظفر اللہ جمالی،وزیر اعظم پاکستان ہاؤس میں تشریف لائے)

(ڈیسک بجائے گئے)

مسز فوزیہ فخر الزمان خان : جناب والا! ہم لوگوں کو مخالفت برائے مخالفت کی عادت ہی پڑ چکی ہے۔ ابھی رات ہی میں امریکہ سے واپس پہنچی ہوں۔ وہاں جا کر مجھے پاکستان کے حالات کا پتا چلا کہ پاکستان بہت ہی برے حالات سے گزر رہا تھا۔ پرویز مشرف صاحب نے برسر اقتدار آ کر سہارا دیا ہے۔ ہمارے corrupt سیاستدانوں کی وجہ سے پاکستان کے سب لوگوں کو وہاں بہت ہی برا سمجھا جاتا ہے۔ وہ انہیں نکمے اور محنت سے بچنے والے سمجھتے ہیں۔ جب وہ انڈیا اور پاکستان کا مقابلہ کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے بہت غلطی کی ہے کہ ہم

اس وقت تک دونوں ملکوں کو برابر سمجھتے رہے ہیں۔ جب کہ انڈیا پانچ گنا بڑا ہے اور آبادی سات گنا زیادہ ہے۔ اگر ہم انڈیا سے دوستی رکھتے تو زیادہ بہتر رہتے۔ اب پرویز مشرف صاحب کی دانشمندی نے حالات کو کافی بدل دیا ہے۔ اب وہ لوگ پاکستانیوں کو کچھ بہتر سمجھنے لگے ہیں۔ لیکن وہاں کے حالات دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہاں ہندو چھائے ہوئے ہیں۔ یونیورسٹیوں میں ہندو پروفیسر زیادہ ہیں اور ہندو شاگرد بھی زیادہ ہیں۔ مسلمان بہت کم ہیں۔ وہاں پر یہودی، عیسائی اور ہندو لابی مل کر مسلم کش حالات پیدا کر رہے ہیں اور پاکستان کے بارے میں نیویارک ٹائمز میں اکثر بہت کچھ غلط چھپتا ہے۔ سب اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے بیٹھے رہتے ہیں۔ کوئی اس کے مقابلے میں جواب بھی نہیں دیتا کہ یہ بات غلط ہے۔ پورے امریکہ میں پاکستان کے خلاف ایک قسم کی brain washing ہو رہی تھی جسے پرویز مشرف صاحب کی دانش مندی نے بہتر کیا ہے۔ تاہم ابھی بہت کچھ ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ ہماری ایمبیسی کو وہاں پر کم ازکم ان حالات کا جائزہ لینا چاہیے جو اسلام کے خلاف وہ سب مل کر پیدا کر رہے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ خدا کی ذات پر پورا بھروسہ رکھیں، لیکن اپنا اونٹ باندھنا بھی تو ضروری ہے۔ وہ لوگ پاکستان اور اسلام کے خلاف اتنا literature چھاپ رہے ہیں جس کا آپ کو اندازہ نہیں ہے۔ اس کا جواب دینا ضروری ہے۔ 3.5 million jobs India کو دے دیے گئے ہیں اور پاکستانیوں کو کچھ نہیں ملا۔ یہ jobs انڈیا میں بیٹھے ہوئے لوگوں مل گئے ہیں۔ آپ سوچیئے کہ اگر ان میں سے آدھے بھی پاکستان کو مل جاتے تو یہاں jobless کتنے لوگوں کی مدد ہو جاتی۔

جناب والا! ابھی ہمیں بہت کچھ کرنا ہے، خاص طور پر IT میں، یعنی IT کو اتنی ترقی دی جائے کہ پاکستانی بھی امریکہ میں کچھ بہتر سمجھے جائیں۔ پرویز مشرف صاحب پوری پوری کوشش کر رہے ہیں اور ہمیں ان سے پوری امید ہے کہ وہ انشاء اللہ حالات کو سنبھال لیں گے۔ انہوں نے پاکستانیوں کے بارے میں امریکی حکام کو تھوڑا سا آگاہ کیا ہے۔ اس سے پہلے وہ پاکستانیوں کے بارے میں بہت ہی بری رائے رکھتے تھے۔ مجھے تو صرف یہی کہنا تھا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب الیاس احمد بلور۔ سردار مہتاب احمد۔ جناب امان اللہ

کنرانی۔ نواب محمد ایاز خان جوگیزئی۔ مسٹر فاروق نائک۔ مس پری گل آغا۔

FURTHER DISCUSSION ON THE PRESIDENTIAL ADDRESS

مسز آغا پری گل، اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! پارلیمنٹ سے خطاب پر بات کرنے سے پہلے،میں صدر پاکستان جناب پرویز مشرف صاحب کو، اپنی اور بلوچستان کی خواتین کی طرف سے مبارک باد دینا چاہتی ہوں کہ انہوں نے اپنی قوم سے کئے گئے وعدے کے مطابق انتخابات کروائے اور اقتدار منتخب نمائندوں کے حوالے کیا۔ بحالی جمہوریت کا وعدہ پورا کیا ۔ جنرل پرویز مشرف صاحب کا پارلیمنٹ سے خطاب صحیح معنوں میں ایک سچے اور کھرے راہنما کی سوچ کا آئینہ دار تھا ۔ جناب چیئرمین! ہمارے صدر صاحب نےجو تقریرمشترکہ اجلاس کے سامنے کی ، وہ ان کے دل کی آواز تھی۔جناب چیئرمین صاحب! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اس سے پہلے بھی کافی صدر آئے اور اسی طرح انہوں نے مشترکہ اجلاس سے خطاب کیا اور کس طریقے سے ہماری اپوزیشن نے ان تقریروں کا ستیاناس کیا ۔جناب چیئرمین! پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے ۔ کیونکہ برداشت کی بھی ایک حد ہوتی ہے ۔آپ کو پتہ ہے کہ اپوزیشن نے کیا کیا ، جیسا کہ آپ کو بھی معلوم ہے ،عوام کو بھی معلوم ہے ، ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں اور کیونکہ میں بھی ایک سیاست داں ہوں اور بلوچستان اسمبلی میں رہی ہوں۔میں ان کو اچھی طرح جانتی ہوں۔ انہوں نے جس طریقے سے پاکستان کی بات کی، آپ کے سامنے انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم پاکستان کو نہیں مانتے ، جو بندہ پاکستان کو نہیں مانتا تو اسے سینیٹ ، قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلی میں تقریر کرنے کا ، بولنے کا ، بیٹھنے کا حق نہیں ہے۔آپ کوئی ایسا قانون بنائیں کم از کم ان پر ban تو لگائیں ۔ آپ کے سامنے انہوں نے کتنے دنوں سے ہمارے صدر صاحب کی تقریر کے بارے میں اتنی غلط باتیں کیں ۔ ہم نے برداشت کیا ،پاکستان کے بارے میں ہم کبھی بھی برداشت نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج پھر انہوں نے وہی حرکت کی، پتہ نہیں ان کے خواب و خیال میں جنرل بہت زیادہ ہے۔جب یہ خود اقتدار میں ہوتے ہیں۔ آپ دیکھیں ، بے نظیر کا دور تھا تو یہی بے نظیر تمام جنرلوں کو کھانے کھلاتیں تھیں ، ڈنر ہوتے

تھے، نواز شریف صاحب کا دور آیا۔ جناب چیئرمین! میں بھی اس زمانے میں منسٹر تھی ۔انہی لوگوں نے جنرلوں کو کھانا کھلا کھلا کر اتنا خراب کر دیا۔ آپ یقین کریں۔ پرویز مشرف صاحب تو ایک سادہ انسان ہے۔ اس وقت اگر یہ سوچتے ہیں کہ اس طرح شور شرابہ کرنے سے شاید سینیٹ کے دوسرے ارکان بھی نکل جائیں تو یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ ہم پکے پاکستانی ہیں، سب سے پہلے مسلمان ، اس کے بعد پاکستان ، اس کے بعد ہم صوبے کی بات کریں گے۔ جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ بھی بتاتی چلوں کہ ایک شخص قتل ہوا ہے ،مراد بلوچ کی family سے ہماری family کے تعلقات بھی ہیں ۔ میں وہاں خود افسوس کرنے گئی تھی دو دن میں وہاں رہی بھی ہوں ہم بھی ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں، کیوں نہیں وہ ہمارا colleague ہے۔ مگر انہوں نے صرف ایک تصویر کے لیے، اس تصویر کے لیے کہ ہم TV کے سامنے آئیں اور لوگ ہمیں دیکھیں کہ ہم بڑے ہمدرد ہیں۔ ارے! اگر آپ ہمدرد ہیں تو ہم آپ کے ساتھ ہیں، بالکل ساتھ ہیں وہ ہمارا colleague تھا وہ بھی ایک پاکستانی تھا، آپ اگر اچھے طریقے سے پیش کریں تو ہم آپ کے ساتھ ہیں، اس کے غم میں بالکل برابر کے شریک ہیں۔ اب آپ دیکھیں کہ ایک بندہ بولتا ہے تو ۵۰ لوگ پیچھے بھاگنے کے چکر میں ہوتے ہیں۔ ان میں سننے کی طاقت تو ہوتی ہی نہیں ہے۔

دوسری بات کہ بے نظیر کے زمانے میں بھی کچھ کم نہیں ہوا ، آپ سوچیں کہ ایک پرائم منسٹر خود پرائم منسٹر ہاؤس میں بیٹھی ہوئی ہے اور بھائی قتل ہوا تو سوچیں اس وقت یہ لوگ کہاں تھے۔ کسی نے آواز اٹھائی، شور کیا؟ اس لئے کہ بینظیر Prime Minister تھی۔ دیکھیں، تاریخ میں ایسا نہیں ہوا ہے کہ ایک خاتون Prime Minister ہو اور اسکا بھائی road پر قتل ہوا ہو، انہوں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ اب یہ ہمارے Prime Minister کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں، ارے یہ پکے پاکستانی ہیں، انہوں نے آج تک سوچا ہی نہیں ہے کہ میں بلوچستانی ہوں۔ یقین کریں کہ ہم سے زیادہ تو یہ لوگ Prime Minister House میں گھسے ہوئے ہوتے ہیں، ملاقاتیں کرتے ہیں اور اپنے کام کرواتے ہیں، ہم آج تک وہاں پر نہیں گئے ہیں۔ آپ سوچیں! یہ لوگ floor پر آ کر لڑائیاں کرتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ بلوچستان میں پچاس افراد شہید ہوئے ہیں، کتنے افسوس کی بات ہے،

ٹھیک ہے، میں بلوچستان میں رہتی ہوں اور وہاں پیدا ہوئی ہوں۔ آج تک وہاں پر شیعہ، سنی کی بات نہیں ہوئی ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ یہ کہتے کہ وہاں پچاس شہید ہوئے، کہتے ہیں کہ پچاس قاتلوں کو وہاں شہید کیا۔ آپ سوچیں! خدا کی قسم میں ان کو ایک مہینے سے برداشت کر رہی ہوں، ایک مہینے سے۔ جب سے President کی تقریر پر بحث شروع ہوئی ہے، میں Opposition کو ایک مہینے سے برداشت کر رہی ہوں۔ آپ دیکھیں! کہ تقریر قتل کے بارے کرتے ہیں، افسوس قتل کے بارے میں، بیچ میں مشرف کو لے آتے ہیں، وردی کو لے آتے ہیں۔ بات بلوچستان کے بارے میں کرتے ہیں اور درمیان میں جمالی کو لے آتے ہیں۔ جمالی وہ انسان ہیں کہ ان کے بڑے بزرگوں نے بلوچستان اور پاکستان کے لئے قربانی دی ہے، ان کے بارے میں اس طرح کے لفظ استعمال کر کے نکل گئے۔ جناب چیئرمین! میں آپ کو ایک اور بات بھی بتانا چاہوں گی کہ کیا وزیر اعلیٰ بلوچستان خوش ہیں کہ ان کے صوبے میں اتنا بڑا حادثہ ہوا ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! دیکھیں، میری بات سنیں، بلوچستان کی کابینہ میں مولویوں کی تعداد ہم سے زیادہ ہے، ہمارے لوگ بہت کم ہیں۔ ٹھیک ہے، ہم بھی اکثریت میں ہیں، مگر وزیر ان کے زیادہ ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے مسلم لیگی تو دو، تین وزیر ہیں، وہ بھی بے چارے یتیموں کی طرح وہاں پر رلتے رہتے ہیں۔ Home Ministry بھی ان کے پاس ہے، آپ سمجھیں کہ اس حکومت کے ہوتے ہوئے بھی اتنا بڑا حادثہ ہوا اور انہوں نے کیا رنگ دیا؟ آپ کے سامنے یہ record میں ہے کہ شیعوں نے سنیوں کو مارا، سنیوں نے شیعوں کو مارا۔ جناب چیئرمین صاحب! وہاں پر کوئی سنی نہیں، کوئی شیعہ نہیں، ہم ایک ماں کی اولاد ہیں، ہم ایک دوسرے کو کبھی بھی نہیں مار سکتے ہیں۔ انہوں نے وہاں کتنا بڑا issue پیدا کیا ہے کہ وہاں پر لڑائی ہو، خون خرابہ ہو اور پھر ایک دوسرے کو دوبارہ قتل کریں۔ یہ چاہتے نہیں ہیں کہ پاکستان میں امن و امان ہو۔ دراصل انکو اچھا ہی نہیں لگتا، ان کی ایک Leader دوبئی میں بڑی اچھی جگہ سمندر کی ہوا کھا رہی ہے اور زبردست طریقے سے محل میں رہ رہی ہے۔ دوسرا Leader وہ دیکھیں جی، سعودی عرب میں اللہ کے گھر میں، آپ دیکھیں کہ کتنا خوش نصیب ہے اور اللہ کو یاد کرتے کرتے پھر بھی وہیں سے وہ جال پھینک دیتا ہے کہ آپ یہ یہ بولیں۔ آپ سوچیں کہ اللہ کے گھر کو بھی وہاں سے یہ استعمال کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین صاحب! تیسری بات، میں معذرت سے کہنا چاہتی ہوں کیونکہ آپ ایک بہت اچھے انسان ہیں، آپ کے صبر پر آفرین ہے کہ آپ اتنا صبر کرتے ہیں کیونکہ یہ اسلام اور پاکستان کے بارے میں کتنا کچھ بولتے ہیں، مگر آپ ان کو موقع بہت دیتے ہیں۔ ان کو تھوڑا سا موقع کم دیا کریں۔ یہ جیسے ہی بات کر کے چلے جاتے ہیں، ناراض ہو جاتے ہیں، آپ وسیم سجاد کو ان کے پیچھے بھجواتے ہیں، یہ بھی غلط ہے، اسی لئے تو ان کی عادت خراب ہو گئی ہے۔ دوسرا یہ کہ ہم آئندہ پاکستان کے بارے میں کوئی بات نہیں سننا چاہتے ہیں، آپ کے سامنے انہوں نے پنجاب کی بات کی کہ پنجابیوں نے ہمیں لوٹ کر کھا لیا۔ آپ سوچیں کہ پنجاب کے بارے میں انہوں نے یہ کہا کہ جناب پنجاب نے پوری دنیا کو لوٹ کر کھا لیا۔ بلوچستان کے لئے پنجابیوں نے بڑی قربانی دی ہے۔ آج پنجابیوں کی قربانی کا ذکر کریں تو بلوچستان سے پرائم منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں۔ تاریخ میں پہلی دفعہ ہمارے بلوچستان کو prime ministership ملی ہے۔

جناب چیئرمین صاحب! ہم کبھی بھی تعصب پسند نہیں کرتے۔ یہ سارا credit پنجاب اور ہمارے لیڈر چوہدری شجاعت کو جاتا ہے۔ جو بھی بندہ اکثریت سے آتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں پرائم منسٹر بنوں مگر پنجاب نے ہمارے لئے قربانی دی ہے آپ یقین کریں کہ اس سے پہلے بے نظیر کے دور میں یہ لوگ ہمیں وزیرمملکت تک نہیں بناتے تھے۔ ہمارے ریلوے منسٹر یعقوب ناصر صاحب کو انھوں نے دھکا دے کر نکالا۔ دو تین منسٹر ہمارے اور نکالے۔ چوہدری شجاعت صاحب نے اتنے زبردست انسان کو پرائم منسٹر بنایا ہے۔ یہ credit کس کو جاتا ہے، پنجاب کو جاتا ہے۔ چوہدری شجاعت کو جاتا ہے۔ ہمیں تو ان کا احسان مند ہونا چاہیئے ۔ میں تو اکثر یہ بات کرتی ہوں ۔ میں کہتی ہوں کہ پنجاب کے خلاف مت بولو ۔ یہ پہلی دفعہ انہوں نے اتنی بڑی قربانی ہمارے لئے دی ہے۔ ابھی ہمارے سامنے انہوں نے پرائم منسٹر کے خلاف کتنی بات کی۔ جناب ہم کب تک برداشت کریں ، کیوں کریں۔ یہ بھی سوچیں ۔ آخر برداشت کی بھی کچھ حد ہوتی ہے۔ ہم ان کے لیڈروں کے بارے میں بولتے ہیں تو یہ کتنا شور کرتے ہیں۔ یہ ہمارے ملک کے پرائم منسٹر اور President کے بارے میں بولتے ہیں۔ جب ہم بولنے کے لئے اٹھتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ بیٹھ جائیں۔ کم سے کم ان کو چاہیئے کہ آئندہ پاکستان کے بارے

میں بات نہ کریں۔ پریزیڈنٹ کے بارے میں بات نہ کریں۔ پرائم منسٹر صاحب ہیں جنہوں نے ملک چلایا۔ ارے! اس مشرف کے بارے میں آپ بات کرتے ہیں جنہوں نے اتنی خواتین کو اسمبلی میں لا کر بٹھا دیا۔ آپ سوچیں کہ اس وقت ہمارے پاکستان میں 45000 کونسلرز ہیں۔ جمہوریت بحال ہوئی اور اب ان کو یہ بھی تکلیف ہے کہ جناب ہماری حکومت نے بلدیاتی نظام کو برباد کر کے رکھ دیا۔ انہوں نے بہت غلط طریقے سے استعمال کیا ہے۔ جنرل پرویز مشرف کی وجہ سے اس وقت پورے پاکستان میں پنتالیس ہزار خواتین کونسلرز ہیں۔ آپ سوچیں، ایک پوری فوج ہے ان عورتوں کی، انہوں نے ہمیں اتنی عزت دی اور ہمیں صوبائی اسمبلی میں بھی لے آئے۔ قومی اسمبلی میں اور سینیٹ میں لے آئے۔ آج تک پاکستان کی خواتین پر کس نے توجہ دی۔ بےنظیر ایک خاتون تھی انہوں نے تو ہماری سیٹیں ہی برباد کر کے چھوڑ دیں۔ ہمیں آگے ہی نہیں لائے۔ کہتی ہیں کہ بی بی میں کافی ہوں۔ کیا انہوں نے خواتین کو کوئی بھی نمائندگی دی تو پھر ہم پرویز مشرف کو کیسے بھول سکتے ہیں جناب چیئرمین! انہوں نے عورتوں کو اتنی عزت دی کہ آج ہم سینیٹ میں کھڑے ہو کر عورتوں کی نمائندگی کر رہے ہیں۔

آپ کے سامنے ایک بندے نے کس طریقے سے عورتوں کے خلاف کہا۔ آپ ہماری برداشت دیکھیں۔ مگر جناب چیئرمین صاحب، آپ یقین کریں، عورتوں کی پوری فوج کا اور اس وقت ہمارے بھائی بھی ہمارے ساتھ ہیں، ہم President of Pakistan کی فوج ہیں۔ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ جو دیکھے گا ہم اسکی آنکھیں نکال دیں گے۔ یہ میں بتا دوں۔ جو ان کے خلاف بولے گا آج کے بعد میں اعلان کرتی ہوں کہ ہم بھی دھڑا دھڑ بولیں گے۔ وہ ہماری عزت ہیں، وہ پاکستان کی عزت ہیں۔ باہر کے لوگ ہمارے بارے میں کیا سوچتے ہوں گے کہ یہ کیسے گندے لوگ ہیں جو اپنے ہی ملک کے پریزیڈنٹ کے بارے میں ایسے بولتے ہیں۔ ارے بھیا! پہلے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھو کہ تم لوگوں نے کیا کچھ کیا۔ اب ان کی عوام کے سامنے کوئی عزت ہی نہیں ہے۔ ان کی عزت اور ووٹ بنک ختم ہو گیا ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ انہوں نے جو کچھ کیا۔ بادشاہت تو بہت کی ہے اب تو یہ برداشت نہیں کریں گے۔ اب کیسے برداشت کریں گے کہ اتنے سالوں میں پرائم منسٹر بھی تین تین دفعہ بنے۔ دونوں پارٹیاں۔ اب ان سے برداشت ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کو تکلیف تو زیادہ ہے مگر آخر میں پھر

میں یہ اعلان کرتی ہوں کہ اپنے پریزیڈنٹ اور اپنے پاکستان کے بارے میں، خواتین جتنی بھی ہیں، کچھ برداشت نہیں کریں گے۔ آخر میں، میں اپنے پرائم منسٹر اور پریزیڈنٹ کے لئے دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہمت دے۔ ان کو طاقت دے اور یہ اپنے ملک اور قوم کے لئے اتنا کام کریں کہ پانچ سال کے بعد یہی لوگ دوبارہ آئیں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: None of the other speakers are here. Mir Zafar Ullah Khan Jamali.

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

میر ظفر اللہ خان جمالی، وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! کافی دنوں سے سینیٹ میں بحث ہوتی رہی، President کے address پر، ہم سنتے بھی رہے، سمجھنے کی کوشش بھی کی اور صبر اور تحمل کے ساتھ برداشت بھی کرتے رہے۔ جس طریقے سے proceedings یہاں پر چلیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ President صاحب نے بڑے واشگاف الفاظ میں جو کہنا تھا joint address میں، انہوں نے فرمایا۔ ایک لائن دے دی کہ جس طریقے سے عموماً صدارتی خطاب میں ہوتا ہے کہ کس طریقے سے گورنمنٹ چلنی چاہئے؟ کیا توقعات قوم کو ہوتی ہیں؟ کیا توقعات پاکستانی عوام کو ہوتی ہیں اور پاکستان کو کیا خدشات ہیں؟

میں سمجھتا ہوں سیر حاصل بحث ہوئی۔ کسی نے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ سب نے باتیں کیں۔ سنی بھی سب نے۔ خدا کرے سمجھیں سب اور اگر سمجھیں تو اس پر عمل کرنے کی بھی ان کو خدا توفیق دے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ انہی حالات میں، انہی موضوعات پر، بہتر بھی یہی ہے، اپنے لئے ذاتی طور پر نہیں، نہ ان کی اپنی ذات کے لئے، نہ پرائم منسٹر اور اس کی کابینہ کے لئے، نہ ممبران پارلیمنٹ کے لئے، مجموعی طور پر پاکستان کے لئے، پاکستانی عوام کے لئے، جن حالات سے ہم دوچار تھے، جن حالات سے پاکستان گزرا ہے اور کچھ وہ حالات جن سے ہم گزر رہے ہیں۔ میں ان چیزوں کو دہرانا نہیں چاہتا کیونکہ میں سمجھتا ہوں ایک repetition ہو جائے گی۔ لیکن اتنا اس forum پر ضرور عرض کروں گا کہ جو بھی تنقید، جو بھی مخالفت کرنا

چاہیں، ضرور کریں۔ ان کی approach positive ہونی چاہیئے۔ بے شک تنقید کریں اور جہاں پر وہ سمجھتے ہیں کہ خدا نخواستہ کوئی چیز غلط کہی گئی ہے۔ ہماری اصلاح کے لئے ہماری مدد کریں۔ پارلیمنٹ کا تصور، پارلیمنٹ کا کام یہی ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ یہاں پر بحث مباحثہ، جھگڑا، دنگا فساد ہو۔ اس کا کم از کم میں کبھی قائل نہیں رہا نہ رہوں گا۔ جہاں ہم میں خامیاں ہیں، بیٹھیں as parliamentarians ہماری اصلاح میں ہماری مدد کریں کیوں کہ اس ملک کو ہم نے اکٹھے لے کر چلنا ہے۔ پارلیمنٹ میں Treasury Benches جوکہ آج کی coalition Government ہے اور اپوزیشن ہم دونوں کے فرائض میں شمار ہوتا ہے کہ اس پارلیمنٹ کا وقار بھی بحال رکھیں۔ اس پارلیمنٹ کا تقدس بھی پامال نہ ہو اور ساتھ ہی ہم یہ غور کریں کہ ہم پاکستان کے لئے کیا کچھ کر سکتے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ سو Senators ہیں اگر یونہی بٹے رہے وہ جو difference of opinion, difference of thoughts, difference of ideas, difference of approach, difference of parameters ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک problem ہو گی۔ اگر سو کے سو آدمیوں میں سے بیشتر تقریباً ایک ہی لائن پر سوچیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے لئے بہت مفید ہو گا۔

ہمیں اپنی ذات سے، اپنے group سے ہٹ کر، اپنی انا کو پیچھے رکھتے ہوئے پاکستان کے بارے میں سوچنا چاہئے کہ priority پاکستان کی کیا ہے؟ pre-partition دور میں جب پاکستان بننے والا تھا اور الحمداللہ بن گیا تو اس میں کئی ایسے تھے جو کہ pre-partition میں units of governments کے Chief Minister تھے۔ کہیں پر referendum ہوا، کہیں پر جرگہ سے ووٹ ڈالا گیا، کہیں پر لوگوں نے لاکھوں جانیں قربان کیں۔ اپنے differences اپنے تنازعات بھلا کر ایک ملک وجود میں آیا۔ الحمدللہ! آج پاکستان ہے۔ آپ جناب چیئرمین! چیئرمین ہیں سینیٹ کے۔ یہ ناچیز آپ کے سامنے as a Prime Minister ٹھہرا ہوا ہے۔ یہ سارے parliamentarians جتنے بھی ہیں، چاہے وہ اس وقت موجود ہیں یا ہمارے بھائی جو کہ walk out کرکے باہر بیٹھے ہوئے ہیں، یہ خدا کی مہربانی کے بعد اس ملک کے وجود کی وجہ سے سارے آئے ہوئے ہیں۔ اس وجود کو تسلیم نہ کرنا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ نعمت کو دھتکارنا ہے۔ آپ اس میں بہتری لے آئیں۔ آپ اس کو back burner پہ نہ رکھیں۔ یہ ہونی چاہئے

approach اور میں سمجھتا ہوں یہی approach ہے جو کہ پرویز مشرف نے اپنے خطاب میں پارلیمنٹ کو دی ہے، اسی کو آگے لے کے چلنا ہے، بہتری کرنی ہے اور بہتری کی گنجائش بہت ہے

There is always room for improvement. None can stop you from improving the set up or system. There are no parameters on that. So, remaining within the paripherv of the Constitution, this Constitution has been amended before also just a few hours of implementation. No one talks about that. This Constitution has been giving cover to many items, to many systems. There was nothing on that.

Under the same Constitution, the democratic Prime Ministers were nominated to take oath on this very floor of the Assembly, none objected and if anamendment is brought by the majority of the House and we would not have objection. Why? What for? What is the reason? You want to improve it? You want to change it? Now to bring another amendment? By all means, have a majority in the House, bring it along the House which is supreme. Go ahead and none is stopping you. This is an opening for everybody, every parliamentarian, every political party. They have a right. Yes, they may exercise it. When they have a 2/3rd majority. Well, they amend it, as they feel it right: two and a half minutes, one amendment, four and a half minutes, another amendment because it is their authority, it is their right, they exercise the majority in the House. No one objects it. Do the same people object? Why have MMA and the Treasury Benches got together and brought in the 17th amendment? There is nothing wrong, Mr. Chairman. Nothing wrong with

it at all. This is politics, this is dialogue. Either you convince us, or we convince you. You do not have to fight or come to blows. It is not required, it is not needed, it is not the answer.

Now, keeping all this in mind, things keep on happening within a country. You can't stop it, unfortunately. At the most, the government, the people in authority can only try to have a better system, can only try to have a better law and order, can only try to solve the problems of the public. Every person wants satisfaction according to his wish and will. Sir, there is no bar on wishing, expectancy or the will. There is no bar at all. But if every person's will and wish was accepted and fulfilled, there will be no problem. We would all be going in one line. No problem whatsoever. So, where the wishes are not fulfilled or the requirements as required by the people concerned, they think, it is their eternal right. When it was with them in this very hall? I used to be sitting at that side, even not allowed to speak, leave aside contradict or leave aside oppose, even not allowed to speak. So, we had to do our best to stand in the corridor and talk to people.

Today, I think, it is one and a half year, our government has given a free hand. They talk what they feel like, they do what they feel like, they behave in whatever manner they feel like. They make gestures whatever they feel like. They condemn everybody as if angels have come down on earth. Since when, if they want proof of that, if they want an authenticated record of that. I have been with all of them practically in every Parliament, in every Assembly, including the Senate. I think they

are most welcome to it; we can just sit and compare the record. They will speak for itself, if otherwise, please dig out the record of the Assembly, of the Parliament. Hear, their own speeches, in what way they behaved, they talked, there is ample proof, ample record because everything is recorded here. It will show where the truth lies; it will show of what worth everyone is, whether in Government or out of Government.

Mr. Chairman, as a Muslim, as a human being, as a Pakistani, who wants that blood should be shed in Pakistan. Nobody. Believe me, nobody, because I know what that means I have passed through the stage that is the very stage, myself. I know, wherever it happens that is the most hurting place, their kith and kins. God give them " *Sabar*", God give them patience but to try to twist and turn and bring it to malign somebody else, I think it is not a fair assessment. How unfortunate, a Muslim killing a Muslim, in a Muslim country? A country made on the name of Islam. A country with the ideology that Pakistan has. Who is to blamefor it? Which government is to blame for it? What has been happening during all ?these tenures? Yes, there have been lapses, I don't deny that. We have tried our best, we will try our best, we will give more importance to it that these things are avoided. This assurance I give you on the floor of the House because as far as we are concerned, we are all human beings. We all have our children, our grand children who are to follow us. God willing, in parliaments, in politics, in business, in otherwise, they have equal rights according to the Constitution as we

have today. It has been hurting and really hurting us badly, the three major incidents in Quetta, two last year, one this year. I was there two days back, the pinch, the grief I have seen on the faces of the people. As a person it is really impossible to face that.

What has happened to Abdullah Murad, who wants that? No. It is unfortunate. He was a member of the Assembly of Sindh. We feel sorry for that. Besides, being a member of the Assembly, he was a human being. His whole house is destroyed like 44 houses in Quetta in the riots, 52 houses in the last year and if you pick up a house of a 4 to 8or to 10 persons, it goes into thousands of people who have been affected. The recruits were murdered in Quetta last year for no rhyme or reason. These are the problems one faces and if there has been an operation in Vana, yes, we don't go against anybody but what has been happening? The extremist elements have to be faced. Extremism is not acceptable because, I think it has crept now near our borders and every place. We have to defend ourselves. Two attempts at the President's life, where has it happened? I think, it was the will of Allah that he has survived and may Allah give him more days and health. because even in a country like America where securities are the most stringent and most sophisticated, Presidents have been dying on the roads in day time but the opportunists or others, they haven't said that something is wrong. It is the will of Allah, He gives us life, He takes it back. It is one debt which we owe to him. We are His creation, we go back to Him. In what way? What manner? What time? Which place? Only He knows. I don't know.

You don't know. Nobody knows for what happens.

جناب والا! ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میری صرف یہ Opposition سے گزارش ہے کہ یہ جو گھروندا بنا ہوا ہے اس گھروندے میں بیٹھ کر اکٹھے اس کو ہم نے بڑھانا بھی ہے، مضبوط بھی کرنا ہے، ساتھ لے کر چلنا ہے۔ آپ کسی ایک بات کو issue نہ بنائیں۔ ہمیں اس چیز کا دلی دکھ ہوا ہے۔ کل یہ کسی سے بھی ہو سکتا ہے۔ عبدالستار لالیکا، خدا اس کو بخشے جناب چیئرمین! آپ تعجب کریں گے 11 تاریخ کو وہ Cabinet meeting میں میرے ساتھ تھے۔ 12 تاریخ کو NDC میں میرے ساتھ تھے اور وہ اجازت لے کر گئے۔ میں نے کہا لالیکا صاحب میں کل بلوچستان جا رہا ہوں ۔ کل شام کو سینیٹ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جناب! میں صبح چشتیاں میں شادی attend کر کے واپس آ رہا ہوں۔ وہ میرے سامنے لاہور کے لئے روانہ ہوئے and next moment he is no more. حامد رضا گیلانی another very illustrious person شریف النفس انسان، وہ Minister, M.N.A., Senator etc. رہے ہیں، no one knows کسی کو کیا پتا ہے کہ کیا ہوتا ہے۔ مگر جہاں تک government کی ذمہ داری ہے ہمیں اپنا کام کرنے دیں۔ ہماری نیت صاف ہے۔ ہمارا عزم پختہ ہے۔ ہم توکلی آدمی ہیں، رب پر توکل رکھتے ہیں، جو ذمہ داری محسوس کرتے ہیں، سمجھتے ہیں، نبھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

میں Chamber میں سن رہا تھا، کہا گیا کہ استعفٰی دو۔ جناب چیئرمین! استعفٰی کا کسی اور کو ڈراوا دیں، میں پہلے کافی بار استعفٰی دے چکا ہوں ۔ As a Minister استعفٰی دے چکا ہوں۔ As a Chief Minister استعفٰی دے چکا ہوں۔ As a member استعفٰی دے چکا ہوں۔ میری عادت بڑی ٹھیک ٹھاک ہے، مجھے اس بات کی کوئی فکر نہیں ہے۔ جو دیتے ہیں وہ بات نہیں کرتے، وہ پوچھتے نہیں ہیں۔ وہ دے کر چلے جاتے ہیں۔ جن کو دینا چاہیئے، وہ منہ موڑ لیتے ہیں۔ ان کو پتا ہی نہیں ہے کہ ہم نے کرنا کیا ہے۔ جو کرنا چاہیئے وہ بھی نہیں کرتے ہیں۔ بہرحال گزشتہ کو دعا دے دیں تو میرے خیال میں بہتر ہے۔ لوگوں کی موجودگی میں حادثات ہوئے، کچھ نہ کر سکے۔ کیوں؟ کہ نہیں کرنا چاہا، فرق صرف اتنا تھا۔ کرنا چاہتے تو ضرور ہو جاتا۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ایسے واقعات دہرائے نہ جائیں۔ یہ نہ ملک کے لئے اچھے ہیں، نہ قوم کے لئے اچھے ہیں اور بحیثیت مسلمان یہ کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔ بہت بری چیز ہے۔ ہم

اس کو condemn کرتے ہیں۔ جو کوئی بھی اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں۔ انکوائریاں شروع ہیں at the level of the judges of the honourable High Court, the Government has taken a stock of it. We have to wait. Let the reports come up کیوں کہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ خدانخواستہ کسی کے ساتھ ایک واقعہ ہوا اور کوئی ناحق چلا جائے۔ دو معصوم بچیوں کے ساتھ problem کا کون ذمہ دار ہے؟ ان بیچاریوں کا کیا قصور تھا؟ Who is responsible for that? Government has taken action. We will ensure, Insha Allah, God's willing کہ کسی کے ساتھ ایسی زیادتی نہ ہو۔ معصوم لوگ ہیں۔ پاکستان کی عوام اعصاب کی بڑی مضبوط ہے، حافظہ بڑا کمزور ہے۔ دل بڑا فراخ ہے بخش دیتے ہیں، بھول جاتے ہیں، اسی امید آسرے پر کہ جو اگلی government آئے گی، ہماری بہتری کی ہو گی، ہمیں انصاف ملے گا، ہمیں روزگار مہیا ہو گا، ہمارے لئے development ہو گی اور اسی جستجو میں وہ بیچارے فکر میں لگے رہتے ہیں اور generation در generation پچھلے 57 سال سے یہ ہو رہا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ جتنی بھی governments پاکستان میں آئی ہیں شاید ہم ان کا اتنا ازالہ نہیں کر سکے، جو لوگوں کو توقعات ہیں کہ governments آ کر کریں گی، ہم ابھی تک اس پر پورا نہیں اتر سکے، یہ میں برملا کہتا ہوں and I admit it openly مگر ایک گزارش کرتا ہوں کہ ہماری نیت پر شک نہ کریں کہ ہم کرنا نہیں چاہتے۔ ہم کرنا چاہتے ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں۔ Process ہے، Process میں وقت لگتا ہے۔ It has to come through evolution, evolution کا problem یہ رہا ہے کہ جو بھی government in power آتی ہے civil set up سے، دو سال، تین سال، اڑھائی سال، چار سال، it is out and there is end of government, continuity نہیں رہتی - جب continuity نہیں رہتی تو پچھلے سارے معاملات ختم ہو جاتے ہیں۔ نئے معاملات کو شروع کرنے میں، نیا وقت آ چکا ہوتا ہے۔ نئے ممبران آ چکے ہوتے ہیں۔ نیا ذہن، نئی سوچ آ چکی ہوتی ہے۔ نوجوان لڑکے ہیں، پڑھے لکھے ہیں، computer kids ہیں، I appreciate them ۔ ہم سے زیادہ پڑھے لکھے ہیں، ہم سے زیادہ بہتر ہیں، ان کی سوچ الگ ہے ہماری پرانی سوچ ہوگی، اس میں پھر وقت لگتا ہے۔ کیا یہ قوم، یہ ملک اتنا وقت دینے کے لیے تیار ہے کہ ہم بہتری کا سوچ سکیں۔ That is the reason کہ جب صدر صاحب نے یہ خطاب کیا تھا۔

اگر اس کو غور سے پڑھا جائے، یہی چیزیں ہیں جو اس میں درج ہیں، جو انہوں نے out line دی ہیں۔ we appreciate that, we are grateful, he is the part of the Parliament.

After getting the Vote of Confidence and after the 17th Amendment, there is no problem as far as the LFO is concerned. ان کا حکم تھا، حکم بھی تھا، التجا بھی تھی، مشورہ بھی تھا کہ جناب معاملہ پارلیمنٹ میں لے آئیں۔ پارلیمنٹ میں آئے، پارلیمنٹ میں ہی معاملہ آیا، پارلیمنٹ میں ہی پاس ہوا، پارلیمنٹ میں ہی ترمیم ہوئی۔ جب ساری چیزیں مکمل ہوگئیں، اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ میں نہ مانوں، تو میں سمجھتا ہوں یہ بڑی زیادتی ہے۔

صوبائی حقوق ہیں۔ ہم صوبے کے حق کے لیے لڑتے رہے ہیں اور آج بھی میں کہتا ہوں کہ اگر 1973ء کے آئین کے مطابق ہماری حکومت صوبوں کو اپنے حقوق دے گئی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا کارنامہ ہوگا جس کے لیے ہم جدوجہد کر رہے ہیں۔ چار صوبے ہیں، یہ Federation ہے جو اس ملک کو چلا رہی ہے۔ ہر صوبے کو حق ملنا چاہیے۔ ہم نے کبھی کسی صوبے کی مخالفت نہیں کی۔ کون چاہے گا جناب چیئرمین! کہ جناب خدانخواستہ پنجاب یا بلوچستان کو تو فائدہ ہو اور سندھ کو نقصان پہنچے یا سندھ کو فائدہ ہو تو Frontier کو نقصان پہنچے۔ کیوں! وہ ہمارے گھر نہیں ہیں کیا؟ وہاں ہمارے بھائی، دوست نہیں بستے ہیں کیا؟ وہاں ہماری مائیں، بہنیں نہیں ہیں کیا؟ وہاں غریب عوام نہیں ہیں کیا؟ کونسی حکومت یہ سوچے گی؟ کون سی حکومت یہ سوچے گی؟ کیوں سوچے گی؟ کیا کرسی بچانے کی خاطر؟ یا مستقل وزیر اعظم رہنے کی خاطر؟ جناب چیئرمین! کوئی بھی یہ چیز نہیں چاہے گا۔ ہم کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے ہر صوبے کو حق ملنا چاہیے۔

اگر یہ کالا باغ ڈیم بننا ہے پاکستان کے لیے---، پاکستان کے لیے، کسی صوبے کے لیے نہیں۔ تو اس کو بننا چاہیے بلکہ اگر صوبے کہتے ہیں کہ جناب ہمیں اعتراضات ہیں۔ بھئی آؤ، ہماری رہنمائی کرو۔ کس طریقے سے؟ کہاں ہم amendments لا سکتے ہیں؟ کیا ترمیمات لا سکتے ہیں؟ آئیے بسم اللہ، اعتماد کے ساتھ ہم چلتے ہیں۔ ہم تیار ہیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ کوئی کہتا ہے جی ملکی فراش کینال بننا چاہیے سندھ میں۔ میں کہتا ہوں بنائیں، بسم اللہ۔ آپ کا پانی کا حصہ ہے لے لیں۔ کچھی کینال بناتے ہیں بلوچستان میں ہم کہتے ہیں آئیں بسم اللہ۔ بلوچستان کا حق ہے۔

جو میرا حق بنتا ہے پانی کا مجھے دے دیں۔

مگر یہ وہ چیزیں ہیں جناب چیئرمین! جن پر بیٹھ کر بات ہوسکتی ہے، dialogues ہو سکتے ہیں۔ یہ نہیں کہ آپ جاکر بھوک ہڑتال کرکے سڑکوں پر بیٹھ جائیں۔ ہم نہیں کرنے دیں گے۔ آپ authority تو نہیں ہیں یا ملک کے والی وارث نہیں ہیں کہ جو مرضی میں آئے کریں۔ ہمیں اس حد تک نہ کھینچیں۔ یہ چیز اچھی نہیں ہوتی۔ ہم dialogue کے قائل ہیں، ہم سیاست کے قائل ہیں، ہم convincing power کے قائل ہیں۔ بے شک اگر آپ ہمیں قائل کرتے ہیں تو وہ کام ہم نہیں کریں گے جو پاکستان کے خلاف ہوگا۔ جو پاکستان کے مفاد میں نہیں ہوگا۔ کیوں کریں گے؟ کیا پڑی ہے ہمیں؟ جو کام پاکستان کے لیے beneficial ہوگا میں سمجھتا ہوں اس میں من و عن ہم کام کریں گے۔ ضرور کریں گے۔ کیسے نہیں کریں گے؟ جب بلوچستان میں pre-partition مسلم لیگ کا نام لینے والا کوئی نہ تھا، تو نام لیا ناں، چل پڑے ناں۔ آج بھی چل رہے ہیں۔ 70 سال کے بعد بھی چل رہے ہیں۔ کیوں نہیں چل رہے؟ اچھی چیز ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اچھی چیز ہے۔ مگر جن جن کی اپنی پارٹیاں تھیں ہم نے کسی کو "الف" سے "ب" تک نہیں کیا۔ بھئی جو آپ سمجھتے ہیں بے شک کیجیئے۔ مگر خدا کے لیے! صوبے کو اور ملک کو نقصان نہ پہنچائیے۔ یہ ہماری، ہماری اولاد کی اور ہماری generations کی خیروعافیت کی دلیل ہے۔

جناب والا! ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ تمام ممبران کا جنہوں نے مجھے بڑے غور سے سنا ہے اور یقین کیجیئے میری تیاری کوئی نہیں تھی۔ وسیم صاحب نے مجھ سے بلوایا ہے۔ انہوں نے کہا آپ کو ضرورت نہیں ہے تیاری کرنے کی۔ میرا خیال تھا کہ شاید میرے دوست جو بیٹھے ہوئے ہیں، شاید میری آواز سن کر، اور کچھ نہیں تو پرانے دنوں کی خاطر ہی واپس آجاتے، تو میں سمجھتا ہوں بڑا اچھا ہوتا۔ میں آپ کا مشکور ہوں۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

Mr. Chairman: Yes, Wasim Sajjad sahib.

Mr. Wasim Sajjad: Mr. Chairman, sir, it is a matter of great honour and pride for us that the Prime Minister of Pakistan has

personally come to the House to wind up this long marathon debate on the President's Address to the Joint Session of the Parliament. I think it should be brought on record that this is the first time in the history of the Senate that the Prime Minister has personally come to answer the Opposition on the President's debate. Sir, this shows his commitment to democracy, his respect for Parliament and Parliamentarians and the importance he gives to the Senate of Pakistan. It is my deep regret, sir, that after this very long marathon session when the Opposition had so many things to say on the day when the Prime Minister is personally here to answer those questions and he answers them comprehensively but that they are absent and my regret is greater because, I and my colleague Mr. Khurshid Kasuri, we both went to request them to come but they insisted that unless the Interior Minister personally comes to the House they will not be coming to attend the Senate.

Now sir, on this, we could not make a commitment because under the rules any Minister can answer on behalf of the government, this is a cabinet government, this is a parliamentary government, and each one of them is collectively responsible for the actions of the Government and, therefore, if any Minister is here to answer them that should be enough as far as the parliamentary rules, practices and procedures are concerned.

So sir, after the winding up speech of the Prime Minister there is nothing left to say more, the matter stands concluded and I think the matter should be put to the vote of the House.

(Clapping)

Mr. Chairman: We had amendments to the motion of thanks but as the movers are not here they are dropped. I will now put the motion before the House. It has been moved by Mr. Wasim Sajjad, Leader of the House on behalf of Mr. Muhammad Raza Hayat Harraj, Minister incharge of Parliamentary Affairs on 20th February, 2004. that. "This House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for his address to both the Houses assembled together on 17th January, 2004.

"

(The motion was adopted)

(Clapping)

Mr. Chairman: The House stands adjourned to meet again on Wednesday 10th of March, 2004 at 5.00 p.m.

سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

[The House was then adjourned to meet again at five of the clock in the evening on Wednesday, the 10th March, 2004.]